ماہنامہ **نعت** لاہور

کافی کی نعت
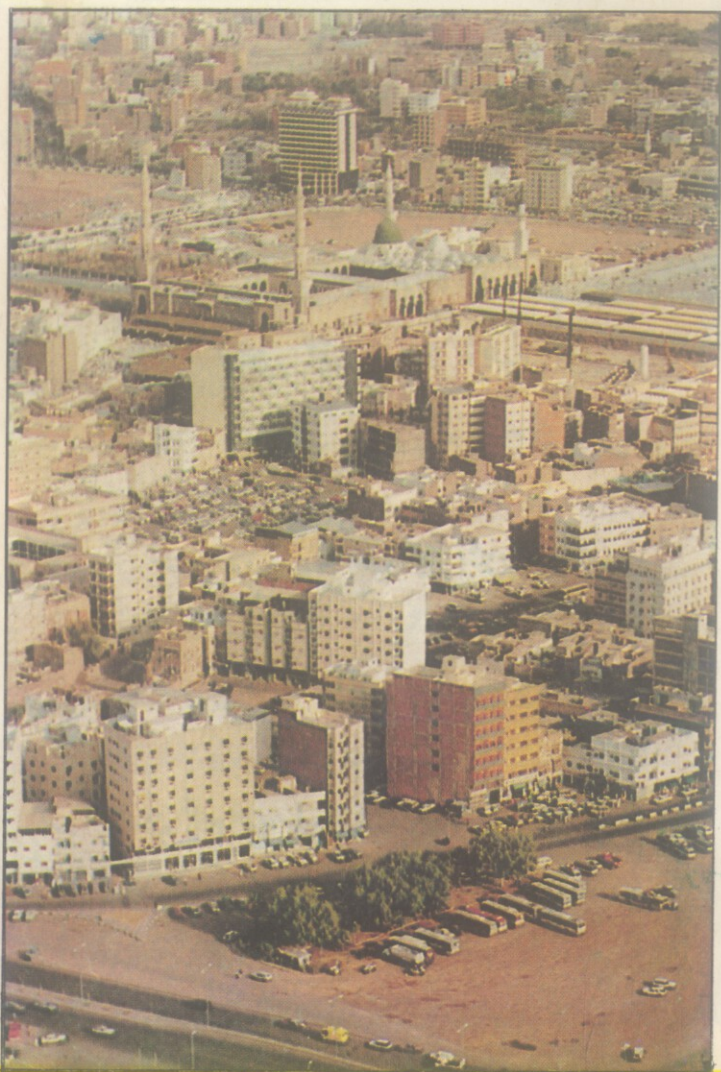
ماہنامہ "نعت" لاہور

کا آیندہ (نومبر ۱۹۹۵ کا) شمارہ

غیر مسلموں کی نعت گوئی

کے موضوع پر اشاعتِ خصوصی کی حیثیت سے شائع ہو گا

اس میں ۲۲۹ غیر مُسلم شعرا کا نعتیہ کلام شامل ہے

گرانقدر تحقیق - ناقابلِ فراموش تذکرہ

صفحات چار سو بائیس (۴۲۲)

مشتہر حضرات ۵ - اکتوبر تک اشتہارات بھجوا دیں

اہم اعلان

یہ اشاعتِ خصوصی سادہ ڈاک سے نہیں بھیجی جائے گی۔ ازراہِ کرم ۱۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں تاکہ یہ رجسٹرڈ ڈاک سے بحفاظت آپ تک پہنچ سکے

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۸ اکتوبر ۱۹۹۵ شمارہ ۱۰

کافی کی نعت (حصۂ اول)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

مینیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جمیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوموں کی زندگی محسنوں کی زندگیوں کی مرہون منت ہوتی ہے

زندہ قومیں اپنے محسنوں کو صفحات تاریخ میں زندہ رکھتی ہیں' اور ان کی زندگیوں سے سبق سیکھتی ہیں' راہ پاتی ہیں

مگر کیا ہم زندہ قوم کہلانے کے حق دار ہیں؟

ہمیں معلوم ہے کہ جنگ آزادی میں کس کس نے جان کا نذرانہ پیش کیا تھا؟ کس کس کی جائیدادیں ضبط ہوئی تھیں؟

کس کس کو عبور دریائے شور کی سزا کاٹنا پڑی تھی؟ اس دوران میں کون کون شہید ہوا تھا؟

ہمارا ماضی سے رشتہ قائم ہے یا ہم اس رشتے سے بری ہونے کا عملی اعلان کر چکے ہیں؟

ہم میں سے کس کس کو یاد ہے کہ کفایت علی کافی ہمارے محسن ہیں۔ ان کی محبت ہمیں حرز جاں ہونا چاہئے تھی!

اس لئے بھی کہ انہوں نے انگریز حکومت کے خلاف فتویٰ دیا' اس فتوے کی مسلسل تشہیر و تبلیغ میں لگے رہے' جنرل بخت خاں' نواب مجو خاں' مولانا احمد اللہ اور دیگر مجاہدوں کے شانہ بشانہ جہاد میں شریک رہے۔ انہیں بغاوت کے جرم میں مراد آباد کے چوک میں پھانسی چڑھا دیا گیا

اور' اس لئے بھی کہ وہ آقا و مولا حضور حبیب کبریا علیہ التحیہ والثنا کے ایسے مدح خواں تھے' نع[illegible] کے ایسے شاعر تھے جنہوں نے دل کی زبان میں تر زبانی کی' جنہوں نے محبت سرکار[illegible] الصلوۃ والسلام) کے بغیر اپنی زندگی کے ایک لمحے کی تمنا نہیں کی [illegible]نے والوں نے انہیں "سلطان نعت" کہا۔ لیکن سلطنت نعت میں دندناتے پھرنے والے کتنے ہیں جنہیں سلطان معظم و محترم کا نام آتا ہے

ہماری اس بے خبری کو تاریخ کیا نام دے گی؟

اپنے شاندار ماضی سے بے تعلق رہ کر ہم کب تک زندہ رہیں گے؟

آیئے! کافی کی نعت پڑھیں

آیئے! کافی کو سلام عقیدت پیش کریں

اپنی زندگی کا ثبوت دیں

کافی کی نعت

کیوں؟

مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے شہیدوں میں تو ہوتا رہا ------ لیکن ایک نعت گو شاعر کی حیثیت سے ان کا ذکر کم سے کم ہوا۔ پروفیسر سید یونس شاہ کی "تذکرۂ نعت گویانِ اردو" اور ڈاکٹر ریاض مجید کے پی ایچ ڈی کے مقالے "اردو میں نعت گوئی" کے سوا نعت پر لکھی جانے والی کتابوں اور مقالات و مضامین میں اُن کا ذکر نہیں ملتا۔ آج تک جتنے "انتخابِ نعت" شائع ہوئے ان میں سے صرف نقوش کے رسول ﷺ نمبر میں اور میرے ضخیم انتخاب "نعت کائنات" میں ان کی ایک ایک نعت ہے۔ شفیق بریلوی کے مرتبہ "ارمغانِ نعت" میں ان کی ایک نعت نما غزل یا غزل نما نعت ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے حوالے سے جہاں جہاں کافی کا ذکر آیا ہے' وہاں بھی اگر کسی نے ان کی شاعری کی بات کی ہے تو "کوئی گُل باقی رہے گا' نے چمن رہ جائے گا" کے یہی چھ یا اس سے کم اشعار درج کئے ہیں۔ اس طرح' اس ایک غزل کے علاوہ ان کی کوئی نعت لوگوں کے سامنے نہیں ہے۔ جبکہ کفایت علی کافی علیہ الرحمہ کا دیوانِ کافی نعتیہ ہے' ان کی مثنویاں "خیابانِ فردوس" اور "نسیم جنت" نعتیہ ہیں' شمائل ترمذی کا منظوم اُردو ترجمہ "بہارِ خلد" نعتیہ ہے' "مولودِ بہاریہ' حلیہ شریف' مثنوی تجملِ دربارِ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم" بھی نعتیہ ہیں۔

ایڈیٹر نعت کی خواہش تھی کہ "کلیاتِ کافی" مرتب ہو جس میں ان کا تمام نعتیہ کلام جمع ہو کر محبین نعت تک پہنچ جائے لیکن وسائل کی کمی نے اس کی اجازت نہیں دی۔ البتہ کافی کا کچھ نعتیہ کلام قارئین کرام کے ذوقِ نعت کی نذر کیا جا رہا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ کافی کتنے اچھے اور کتنے بڑے نعت گو ہیں ---- اور' نعت کے موجودہ دور میں ان کا یہ کلام سامنے نہ ہوتا واقعی بڑا المیہ تھا' ---- زیرِ نظر تالیف اس کے ازالے کی ایک کوشش ہے۔

سے پہلے آگرہ میں بھی رہا، اسی لیے تذکرہ "گلشنِ بے خزاں" میں ان کا ذکر ہے۔ جبکہ عشرت رحمانی کہتے ہیں کہ "مولانا کافی ۱۸۵۷ کے اوائل میں آگرہ میں جہادِ حُریت کے اکابر رہنماؤں حضرت احمد اللہ شاہ اور دیگر حضرات کی مجالس میں برابر شریک ہوتے رہے۔ جنگِ آزادی کے آغاز کے ساتھ ہی مجلسِ مجاہدین کے مشورے کے مطابق روہیل کھنڈ آئے۔ پہلے بریلی رہے، اس کے بعد رام پور ہوتے ہوئے مراد آباد پہنچے۔ ہر جگہ جہادِ حریت کی سرگرمیوں میں بڑے جوش و خروش سے عملی حصہ لیا۔ مراد آباد میں نواب مجد الدین عرف نواب مجو خاں، مولانا وہاج الدین صاحب اور دوسرے رہنماؤں کے ساتھ شریکِ کار ہو کر انقلابی سرگرمیوں اور معرکہ آرائیوں میں مصروف رہے۔ جب آزیانِ وطن کے لشکر نے پہلی یلغار کی تو مولانا کافی بھی ان کے ساتھ تھے۔ آزاد قومی حکومت کے قیام کے بعد مولانا کفایت علی کو "صدرالشریعہ" بنایا گیا۔ مولانا روزانہ مجاہدین کو احکامِ شرع کی تلقین کرتے اور ہر جمعہ کی نماز کے بعد مولانا وہاج الدین صاحب کے ساتھ مل کر مساجد میں جہاد کی تقویت کے لیے وعظ کرتے۔

آزاد حکومت کے قیام کے دوران مولانا کافی آنولہ اور دوسرے علاقوں میں فتوئ جہاد کی تبلغ اور انقلابی تنظیم کے لیے دورے کرتے رہے اور جگہ جگہ انھوں نے عوام میں اپنی پُراثر تقریر و منظوم رجز خوانی سے روحِ عمل پھونکی (۸)۔

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ "مولانا کافی نے نشر و اشاعت کا خوب کام کیا۔ فتویٰ جہاد کی نقول آپ نے دوسرے مقامات پر بھیجوائیں بلکہ بعض مقامات پر خود گئے۔ قبضہ آنولہ ضلع بریلی میں خاص اسی مقصد کے لیے گئے (۹)۔

آنولہ سے بریلی آئے (۱۰) اور نواب خان بہادر خاں اور امام المجاہدین مولانا سرفراز علی کے ساتھ انقلابی مجالس میں شریک ہو کر مشورے کرنے کے بعد جنرل بخت خاں کی قیادت میں لشکرِ آزاد کے ساتھ مراد آباد واپس آگئے۔ اور یہاں صفِ اوّل کے مجاہدین میں پیش پیش نظر آتے رہے۔ مراد آباد میں دوسرے انقلابیوں کے علاوہ، خاص طور پر شیخ افضل صدیقی، شیخ بشارت علی خاں اور مولانا سبحان علی ان کے ساتھ رہنماؤں میں شامل تھے۔" (۱۱)

جنرل بخت خاں کی فوج مراد آباد سے گزر گئی تو نواب رامپور نے پھر مراد آباد پر قبضہ کر لیا۔ پھر شہزادہ فیروز شاہ کا گزر مراد آباد سے ہوا تو ریاست رامپور کی فوج کو سخت زک اٹھانی پڑی۔ لیکن جنرل جونس کی آمد کی خبر معلوم ہوتے ہی شہزادہ فیروز شاہ نے میدان چھوڑ دیا۔ ۲۵۔ اپریل ۱۸۵۸ء کو ریاست رامپور کے اہلکاروں نے مراد آباد کا انتظام جنرل جونس کے سپرد کر دیا۔ (۱۲) مولانا کافی چار پانچ روز روپوش رہے لیکن جذبۂ حُریت و عشق نے انھیں نچلا نہ بیٹھنے دیا اور جوش و خروش میں پھر باہر نکل آئے۔ آخر ۳۰۔ اپریل مطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ کو گرفتار کر لیے گئے (۱۳)۔

انگریزوں نے مولانا کفایت علی کافی کو گرفتار کیا تو سزائیں شروع ہوئیں۔ جسم پر گرم گرم استری پھیری گئی۔ زخموں پر نمک مرچ چھڑکی گئی۔ اور آخر کار اس عاشقِ رسول ﷺ کو برسرِ عام چوک مراد آباد میں تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا (۱۴)۔

پروفیسر ایوب قادری لکھتے ہیں "........پھانسی کا حکم ہوا۔ مولانا کافی نے یہ حکم سنتے ہی خوشی کا اظہار کیا اور جب مولانا کو پھانسی دینے کے لیے لے جایا گیا تو مولانا کافی نہایت بلند آواز سے اپنی تازہ غزل پڑھتے ہوئے جا رہے تھے........

مولانا کفایت علی کافی کو جیل مراد آباد کے پاس مجمع عام پھانسی دی گئی اور وہیں تدفین عمل میں آئی" (۱۵)۔

مولانا محمد عمر نعیمی مراد آبادی کہتے ہیں کہ شہادت کے قریباً ۳۵ برس بعد مولانا کافی کی قبر کھل گئی تھی۔ دیکھا تو جسم ویسا کا ویسا تھا۔ مولانا محمد عمر نعیمی کے نانا شیخ کرامت علی ٹھیکیدار نے جسم کو دوسری جگہ عقب جیل میں منتقل کر کے دفن کر دیا (۱۶) امداد صابری مولوی ظفرالدین مراد آبادی کے حوالے سے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک سڑک بدھ کے بازار سے نکالی جا رہی تھی۔ مولانا کافی کے مزار کا نشان نمایاں نہیں تھا۔ مزدور نے جب پھاوڑا چلایا تو مولانا کی پنڈلی پر لگا اور وہ نظر آئی۔ انگریز انجینئر نے احتراماً قبر کو درست کروا دیا اور سڑک کا رخ بدل دیا جس کی وجہ سے سڑک میں ٹیڑھا پن پایا جاتا ہے۔ مولانا کافی کی قبر کنجری سرائے مویشی خانے کے سامنے ہے اور اسی قبر میں جسم مبارک ہے۔ اسے کہیں اور منتقل نہیں کیا گیا (۱۷) لیکن ڈاکٹر پروفیسر محمد ایوب

قادری کی تحقیق یہ ہے کہ "قبر عقب جیل تاہنوز محفوظ ہے" (۱۸)۔

مولانا کفایت علی کافی کے علم و فضل کے حوالے سے لکھا گیا کہ وہ تمام علومِ عقلیہ و نقلیہ میں مہارتِ کامل رکھتے تھے' خصوصاً "علم طب' صرف و نحو اور شاعری و ادب وغیرہ میں کمال حاصل تھا۔ (ڈاکٹر) پروفیسر محمد ایوب قادری نے دیوانِ کافی' بہارِ خلد (شمائل ترمذی کا اُردو منظوم ترجمہ) نسیم جنت (چہل احادیث کا ترجمہ و تشریح' اردو مثنوی میں) خیابانِ فردوس (حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کے رسالے "ترغیبِ اہلِ سعادت" متعلق بہ فضائلِ درودِ پاک کا اردو مثنوی میں ترجمہ) اور مثنوی تجملِ دربارِ رحمت کا ذکر کیا لیکن نمونۂ کلام نہیں دیا۔ البتہ مولانا پھانسی گھر کو جاتے ہوئے جو اپنی تازہ غزل بلند آواز سے پڑھ رہے تھے' اس کے چھ اشعار نقل کیئے اور لکھا کہ ہمیں یہ پوری غزل مولوی غلام محی الدین صاحب نعیمی مراد آبادی کی عنایتِ خاص سے ملی ہے (۱۹)۔

"جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)" میں محمد ایوب قادری نے مولانا کافی کی شاعری کے بارے میں لکھا۔ "مولانا کافی کی نعتیہ شاعری کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ شیخ مہدی علی خاں ذکی مراد آبادی سے تلمذ حاصل تھا۔ صنفِ نظم میں نعت گوئی بڑا سخت میدان ہے جہاں افراط و تفریط کی ذرہ برابر گنجائش نہیں۔ مولانا کافی اس امتحان میں نہایت کامیاب اترے۔ مولانا کی زبان نہایت صاف' شستہ اور اندازِ بیان نہایت مؤثر ہے۔ مولانا کافی کا دیوان طبع ہو چکا ہے۔ مولانا کافی کے صرف دو شاگردوں کے نام معلوم ہو سکے۔ عباس مراد آبادی اور اکبر مراد آبادی (۲۰)۔

مولانا کافی کی وہ آخری' غزل جو انھوں نے پھانسی کے لیے جاتے ہوئے پڑھی'۔ -- ظاہر ہے کہ ان کی کسی کتاب میں شامل نہیں ہے۔ شفیق بریلوی نے "ارمغانِ نعت" میں ان کی یہی غزل شامل کی (۲۱)۔ اس غزل کے تین اشعار میں سرکار ﷺ کا ذکر مبارک ہے۔ مطلع یہ ہے:

کوئی گُل باقی رہے گا' نے چمن رہ جائے گا
پر رسولُ اللہ ﷺ کا دینِ حَسَن رہ جائے گا

پروفیسر سید یُونُس شاہ اور ڈاکٹر ریاض مجید نے ان کی کچھ نعتوں کے اشعار نمونۂ

کلام کے طور پر نقل کیے ہیں (۲۲) لیکن بدقسمتی سے نعت پر لکھی گئی کسی کتاب یا کسی انتخابِ نعت میں' میرے مرتبہ انتخابِ نعت "نعت کائنات" (۲۲۔ الف) اور "نقوش" کے رسول ﷺ نمبر کو چھوڑ کر (۲۲۔ ب) ان کی کوئی مکمل نعت آج تک شائع نہیں ہوئی جبکہ انھوں نے زندگی بھر نعتیں کہیں' اور ان کی مختلف کتابوں میں آقا حضور سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و ثنا میں ہزاروں اشعار موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور رحمتِ ہر عالم ﷺ کے الطافِ کریمانہ کے باعث ہمیں یہ اعزاز نصیب ہو رہا ہے کہ کافی کی کچھ نعتیں قارئینِ کرام کے ذوقِ سلیم کی نذر کریں۔

کفایت علی کافی مراد آبادی شہید (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی شخصیت اور شاعری کے بارے میں عبدالغفور نسّاخ نے تذکرہ "سخنِ شعرا" میں لکھا "کافی تخلص' مولوی کفایت علی مراد آبادی' صاحبِ علم و فضل و زُہد و ورع ہیں۔ بیشتر اشعار ان کے حمد و نعت میں ہوتے ہیں"۔ (۲۳) پروفیسر محمد ایوب قادری اور پروفیسر سید یُونُس شاہ نے لکھا ہے کہ نساخ کے علاوہ حکیم غلام قطب الدین باطن اکبر آبادی نے "گلشنِ بے خزاں" میں اور عبدالحیٔ صفا بدایونی نے تذکرہ "شمیم سخن" میں کافی کا ذکر بڑے گرانقدر الفاظ میں کیا ہے۔

خورشید مصطفیٰ رضوی نے لکھا۔ "نظم و نثر میں آپ کی بے شمار (۲۴) تصانیف ہیں جن میں نسیم جنت' خیابانِ فردوس اور داستانِ صادق وغیرہ مشہور ہیں (۲۵) پروفیسر محمد ایوب قادری نے بہارِ خلد' خیابانِ فردوس' نسیم جنت اور مثنوی تجملِ دربارِ رحمتِ باری (۲۶) کے ذکر کے ساتھ' آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ مولانا کافی کا دیوان طبع ہو چکا ہے (۲۷) پروفیسر قادری نے تأثر دیا ہے کہ مولانا کافی نے حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ رسولِ کریم ﷺ کے سلسلے میں جو مثنوی لکھی ہے' وہ اور ہے لیکن یہ تأثر دُرست نہیں ہے۔

عشرت رحمانی نے بہارِ خلد' نسیم جنت' (انھوں نے "خیابانِ فردوس" کا نام نہیں لکھا' ذکر کیا ہے) مولودِ بہاریہ کا نام لیا ہے اور لکھا ہے کہ "چند اور مثنویاں بھی آپ کی تصانیف میں شامل ہیں" (۲۷)۔

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے کافی کی تصانیف میں تجلی دربارِ نبیٔ کریم ﷺ حلیہ شریف، مولودِ بہاریہ اور بہارِ خلد کا ذکر کیا ہے۔ دیوانِ کافی کا نہیں (۲۹) پروفیسر سید یونس شاہ نے نسیم جنت، بہارِ خلد، خیابانِ فردوس، مثنوی تجلی دربارِ نبیٔ کریم ﷺ حلیہ شریف، مولودِ بہاریہ کا ذکر کیا ہے اور "دیوانِ کافی" سے نمونے کے اشعار نقل کیے ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ "مولانا کافی کا ایک مختصر معراج نامہ مطبوعہ مجمع العلوم لکھنؤ کا ملتا ہے۔ اس میں شیخ سعدیؒ کے ایک شعر کو تضمین کیا گیا ہے۔ یونس شاہ نے اس کا پہلا اور آخری بند بھی نقل کیا ہے(۳۰)۔

ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں۔ "دیوانِ کافی سے الگ، داستانِ صادق، جذبۂ عشق، مثنوی تجلی دربارِ نبیٔ کریم ﷺ حلیہ شریف، مولودِ بہاریہ، بہارِ خلد، نسیم جنت، خیابانِ فردوس بھی کافی کی یادگار تصنیفات ہیں (۳۱)۔

راقم الحروف (راجا رشید محمود) کے پاس "مجموعہ خیابانِ فردوس، نسیم جنت، قصیدہ نعتیہ" ہے جو مطبع منشی نول کشور کانپور میں طبع ہوا۔ آخری صفحہ (۸۷) پر ماہ و سنِ طباعت اکتوبر ۱۸۸۳ء درج ہے اور "نسیم جنت" کے آخر میں (صفحہ ۵۹ پر) اکتوبر ۱۸۹۳ء تحریر ہے۔

اس مجموعے میں پہلی دو مثنویاں حضرت کفایت علی کافی شہیدؒ کی ہیں اور قصائدِ نعتیہ غلام امام شہید کے۔ "خیابانِ فردوس" مجموعے کے صفحہ ۲ سے ۱۹ تک ہے۔ یہ مثنوی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے رسالہ "ترغیبِ اہلِ سعادت" کا ترجمہ ہے جس میں درودِ پاک کے فضائل و فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ جابجا نعتیہ غزلیں بھی شامل ہیں۔ مثنوی حمد کے سات اشعار کے بعد ۵۴۵۔ اشعار پر مشتمل ہے جس میں سببِ تالیف بھی بیان کیا گیا ہے، (۳۲)۔

"نسیم جنت" صفحہ ۲۰ سے ۵۹ تک ہے۔ اس میں چالیس احادیثِ مبارکہ، ان کا منظوم ترجمہ اور تشریح درج ہے۔ "نسیم جنت" بھی مثنوی ہے، جس کے ۵۲۹۔ اشعار ہیں۔ اس میں ۲۸۔ اردو نعتیں، ۴ فارسی نعتیں اور ۳ مناجاتیں، ۶ مناقب اور ایک غزل ہے۔ نیز منقبت کے ۸۶۔ اشعار مثنوی کی صورت میں ہیں۔

"بہارِ خلد" شمائلِ ترمذی کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ شمائل کے عربی متن کے

ساتھ مثنوی کی صورت میں یہ ترجمہ ۳۲۰۰ سے زائد اشعار کے علاوہ ۹۔ اردو اور ایک فارسی نعت پر مشتمل ہے۔ بڑے سائز کے ۱۴۴ صفحات پہلے میں نے جو نسخہ دیکھا، وہ ۱۳۵۴ھ میں دوسری بار چھپا تھا (۳۳) بعد میں صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ نے مجھے پہلے نسخے کی عکسی نقل مہیا کر دی جس کے قطعۂ تاریخ سے ۱۲۵۸ھ تاریخ نکلتی ہے۔ کتاب مکتبہ نعیمیہ، چوکی حسن خاں، شیش محل، مراد آباد نے شائع کی۔ "بہارِ خلد" کے پہلے دو اشعار یہ ہیں:

دکھا دے مجھ کو اے خلاقِ معبود
نبی ﷺ کے واسطے اب راہ مقصود
بیانِ شافی و کافی عطا کر
ثنا خوانِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ کر

پروفیسر سید یونس شاہ اور پروفیسر محمد ایوب قادری نے "دیوانِ کافی" کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ کہاں سے چھپا، کب چھپا، کتنے صفحات پر مشتمل ہے، اس میں کتنی نعتیں ہیں۔ البتہ ڈاکٹر ریاض مجید نے جو نسخہ دیکھا، وہ مطبع ابوالعلائی حیدر آباد دکن سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوا (۳۴)۔

محمد منشا تابش قصوری (استاذِ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) کے پاس "دیوانِ کافی" کے جس نسخے کی قلمی نقل ہے، وہ سید حسین تاجر کتب، حیدر آباد دکن نے ابوالعلائی پریس سے محرم ۱۳۱۴ھ میں چھپوا کر شائع کیا تھا۔ مولانا تابش قصوری نے اپنے طالب علمی کے دور میں یہ نقل کی تھی، اس لئے اس میں بعض الفاظ غلط ہیں، بعض مصرعے وزن میں نہیں ہیں۔

مجھے معلوم ہوا کہ علامہ اختر شاہجہانپوری نے بھی "دیوانِ کافی" نقل کر رکھا ہے۔ ان کی حیات میں دو چار مرتبہ ان سے بات ہوئی لیکن مجھے وہ نقل نہ مل سکی۔ اب وہ تو اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کے ذخیرۂ کتب سے عزیز محترم محمد کاشف بٹ نے اس نقل کی فوٹو سٹیٹ مجھے لا دی ہے۔ اس میں بعض جگہ پر پانی پڑنے سے کچھ اشعار پڑھے نہیں جاتے۔ لیکن یہ وہی نسخہ معلوم ہوتا ہے جو تابش قصوری نے نقل کر رکھا ہے۔

"دیوانِ کافی" کے جس نسخے سے راقم السطور نے استفادہ کیا ہے' اس کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے:

"بہ عونِ خالقِ کون و مکان و بتوفیقِ مالکِ زمین و زمان
بغرضِ افادۂ موسوو خوانانِ اطراف و اکناف بہ سعیٔ وافی
دیوانِ کافیؔ
محرّم ۱۳۱۴ھ
بہ صحت تمام بہ حسنِ اہتمام سید حسین تاجر کتب' گلزار حوض' حیدر آباد دکن
مطبع ابوالعلائی گلزارِ حوض حیدر آباد دکن میں طبع ہوا"۔

دیوان کے آخر میں یہ تحریر ہے:

"الحمدللہ کہ دیوانِ کافی بتاریخ ۱۲ محرم ۱۳۱۴ ہجری روز جمعہ بعد نمازِ جمعہ ختم ہوا۔ اس کی رجسٹری دفترِ نظامِ سرکار میں بنام سید حسین تاجر کتب گلزار حوض' حیدر آباد دکن ہو چکی ہے"۔

میں نے ان دونوں نسخوں کو سامنے رکھ کر "کافی کی نعت" مرتب کی ہے۔ ایک تو یوں اس کی حیثیت "حصۂ اول" کی ہے کہ اس میں دوسری نعتیہ منظومات شامل نہیں۔ پھر' نعتیہ غزلوں کے حوالے سے بھی یہ مکمل نہیں ہے کیونکہ جو نسخہ ڈاکٹر ریاض مجید کے پیشِ نظر رہا ہے' وہ بعد کا مطبوعہ ہے اور "اضافہ شدہ" ہے۔ انھوں نے کچھ ایسی نعتوں کے اِکا دُکا اشعار بھی بطورِ نمونہ اپنے مقالے میں درج کئے ہیں جو میرے سامنے نہیں ہیں۔

"دیوانِ کافی" مطبوعہ ۱۳۱۴ھ میں نعتیں بھی ہیں' حمد و مناجات بھی ہے' مناقب بھی ہیں اور یہ سب منظومات ردیفوں کی الفبائی ترتیب سے ہیں۔ میں نے "کافی کی نعت" کو موضوعات کے لحاظ سے مرتب کیا ہے۔ "کافی کی نعت" میں ان نعتوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو "خیابانِ فردوس" "نسیمِ جنت" اور "بہارِ خلد" میں ہیں اور میرے پیشِ نظر نسخۂ "دیوانِ کافی" میں نہیں ہیں۔ ایک نعت "مخزنِ شعرا" سے ملی ہے۔ حاشیے میں ضروری تصریح بھی کر دی گئی ہے۔ "کافی کی نعت" میں کافی کی آخری تخلیق شعر (جس کے تین

اشعار نعتیہ ہیں) بھی شامل ہے۔

م ا کفایت علی کافیؔ شہید (علیہ الرحمہ) کا مختصر معراج نامہ جو مجمع العلوم لکھنؤ کا شائع کردہ ہے' میرے سامنے نہیں البتہ "مجموعہ دیوانِ لطفؔ' سراپائے رسولِ اکرم ﷺ معراج نامۂ منظوم اور غزل و نعتیہ قصائد" میں بھی "معراج نامۂ منظوم" ہے جس کا عنوان ہے: مثنوی متضمن برحالِ معراجِ آنحضرت ﷺ تصنیف مولوی کفایت علی صاحب متخلص کافیؔ۔ اس میں پانچ بند ہیں (۳۵) یہی پانچ بند بطرز "دیوانِ کافیؔ" میں ردیف الف' ر' م' ہ میں بکھرے ہوئے ملے ہیں۔ راقم نے اسے اکائی کی صورت میں پیش کیا ہے۔

بعض نعتوں کا ایک آدھ شعر ملا ہے۔ یہ مکمل نعتیں فی الحال ہمارے سامنے نہیں۔ ایسے اشعار "چند اشعارِ نعت" کے عنوان سے شامل کر دیئے ہیں۔

امامِ نعت گویاں مولانا احمد رضا خاں بریلوی' مولانا کفایت علی کافی کی غزلیں بہت پسند کرتے تھے' ان کو سلطانِ نعت کہتے تھے (۳۶)۔

مہکا ہے میرے بوئے دہن سے عالم
یاں نغمۂ شیریں نہیں تلخی سے بہم
کافیؔ سلطانِ نعت گویاں ہے رضاؔ
ان شاء اللہ میں وزیرِ اعظم (۳۷)

پرواز میں جب مدحتِ شہ ﷺ میں آؤں
تا عرش پروازِ فکرِ رسا میں جاؤں
مضمون کی بندش تو میسر ہے رضاؔ
کافیؔ کا دردِ دل کہاں سے لاؤں (۳۸)

وسائل میسر ہوئے تو سلطانِ نعت گویاں مولانا کفایت علی کافیؔ مرادآبادی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے "کلیاتِ نعت" کی تدوین و اشاعت کا اہتمام بھی ہو گا۔ ان شاء اللہ!

حواشی

۱- "العلم" کراچی۔ اپریل ۱۹۵۷۔ مقالہ "کافیؔ شہید" از پروفیسر محمد ایوب قادری / ایوب قادری'

محمد- جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات) مطبوعہ کراچی- ۱۹۷۶

۲ - خورشید مصطفیٰ رضوی- جنگِ آزادی اٹھارہ سو ستاون- مکتبۂ برہان، دہلی- اپریل ۱۹۵۹ / عشرت رحمانی- جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین- مطبوعہ لاہور- ۱۹۹۳ / صدیق قریشی، محمد- جنگِ آزادی کے مسلم مشاہیر- مطبوعہ لاہور- دسمبر ۱۹۸۶-

۳ - یونس شاہ، پروفیسر سید- تذکرۂ نعت گویانِ اردو- جلد اول- ص ۳۷۷ (پروفیسر سید یونس شاہ نے پروفیسر ایوب قادری اور امداد صابری کے مضامین، تذکرۂ گلستانِ بے خزاں، تذکرۂ سخن شعرا اور تذکرہ شمیم سخن کے حوالے سے بات کی ہے، دیوانِ کافیؔ کے حوالے سے اشعار بھی نقل کئے ہیں لیکن عنوان میں نام "عبدالکافی مراد آبادی" لکھا ہے جو غلط ہے- ڈاکٹر اسماعیل آزادؔ فتحپوری نے بھی لکھا ہے- "آپ کا نام عبدالکافی اور تخلص کافی ہے"- اردو شاعری میں نعت- جلد اول- ص ۳۴۰)

۴ - ترجمانِ اہلِ سنت (ماہنامہ) کراچی- جنگِ آزادی ۱۸۵۷ نمبر- ص ۹۶ (مضمون "مولانا سید کفایت علی کافیؔ" از تابش قصوری)

۵ - عشرت رحمانی- جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین- ص ۳۴۶

۶ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)- ص ۵۷۱

۷ - جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین- ص ۳۴۶

۸ - ایضاً"- ص ۳۴۶، ۳۴۷

۹ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات) ص ۵۶۴

۱۰ - خورشید مصطفیٰ رضوی لکھتے ہیں- "جب نواب رام پور نے مراد آباد پر قبضہ کرنا چاہا تو آپ خان بہادر سے امداد لینے کے لئے آنولہ ہوتے ہوئے بریلی پہنچے- آپ ہی کی فراہم کردہ اطلاعات پر بخت خان رام پور اور مراد آباد آئے تھے- مولوی کفایت علی ان کے ہمراہ تھے"- (جنگِ آزادی ۱۸۵۷- مطبوعہ دہلی- ص ۴۶۴، ۴۶۵)

۱۱ - جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین- ص ۳۴۷ (خورشید مصطفیٰ رضوی لکھتے ہیں کہ "مراد آباد کے انقلابی رہنما بغاوت کی خفیہ تیاریاں ایک عرصے سے کر رہے تھے- سرکردہ رہنماؤں میں مولوی وہاج الدین عرف مولوی منّو، مولانا کافیؔ، مولانا سید عالم علی اور چند دیگر علما خصوصاً" پیش پیش تھے- (جنگِ آزادی ۱۸۵۷- مطبوعہ دہلی- ص ۳۰۶" پروفیسر محمد ایوب قادری نے بھی لکھا- "مولوی کفایت علی کافیؔ نے فتویٰ جہاد کی اشاعت میں خوب کام کیا" (جنگِ آزادی ۱۸۵۷- واقعات و شخصیات- ص ۱۴۷)

۱۲ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)- ص ۵۶۴، ۵۶۵

۱۳ - جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین- ص ۳۴۷

۱۴ - ترجمانِ اہلِ سنت (ماہنامہ) کراچی- جنگِ آزادی ۱۸۵۷ نمبر- ص ۹۸

۱۵ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)- ص ۵۶۵، ۵۶۶

۱۶ - "العلم" کراچی- اپریل ۱۸۵۷- جنگِ آزادی نمبر- مقالہ "کافی شہید" از محمد ایوب قادری

۱۷ - امداد صابری- ۱۸۵۷ کے مجاہد شعرا- مکتبہ شاہراہ دہلی بحوالہ "تذکرۂ نعت گویانِ اردو"- جلد اول- ص ۳۸۷

۱۸ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات) ص ۵۶۶

۱۹ - ایضاً"- ص ۵۶۵

۲۰ - ایضاً"- ص ۵۶۶

۲۱ - شفیق بریلوی (مرتب)- ارمغانِ نعت- مطبوعہ کراچی- طبع سوم- ص ۱۲۴

۲۲ - یونس شاہ، پروفیسر سید- تذکرۂ نعت گویانِ اردو- جلد اول- ص ۳۷۷ / ریاض مجید، ڈاکٹر- اردو میں نعت گوئی- ص ۳۰۸

۲۲ الف - راجا رشید محمود (مرتب)- نعت کائنات- جنگ پبلشرز، لاہور- ۱۹۹۳ (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب نعت- بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات- مبسوط تحقیقی مقدمہ)- ص ۲۷۲

۲۲ ب - نقوش- رسول ﷺ نمبر- جلد دہم- ص ۵۷۲

۲۳ - عبدالغفور نساخ- سخن شعرا- کتاب کی پہلی اشاعت ۱۲۹۱ھ (اکتوبر ۱۸۷۴) کی عکسی نقل- مطبوعہ ۱۹۸۲- اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ- ص ۳۹۵

۲۴ - بدقسمتی سے ایسے پڑھے لکھے حضرات جو تحقیق کے حوالے سے بھی معروف ہیں، الفاظ کے استعمال میں احتیاط نہیں برتتے- خورشید مصطفیٰ رضوی کا مولانا کافیؔ کی تصانیف کو "بے شمار" گردانا ایسی ہی بے احتیاطی ہے-

۲۵ - خورشید مصطفیٰ رضوی- جنگِ آزادی ۱۸۵۷- مطبوعہ دہلی- رمضان ۱۳۷۸ھ / اپریل ۱۹۵۹- ص

۳۶۵

۲۶ - پروفیسر محمد ایوب قادری نے مثنوی کا نام "تجلّیِ دربار" لکھا ہے جو نامکمل ہے۔ عشرت رحمانی نے نام لکھا ہے۔ "تجلّیِ دربارِ رحمتِ باری"۔ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور۔ عشرت رحمانی نے اس کے بارے میں لکھا۔ "جب زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف ہوئے تو ایک مثنوی اپنے کوائفِ سفر کے بارے میں لکھی" (جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین۔ ص ۳۴۹)۔ پروفیسر یونُس شاہ نے نام "تجلّیِ دربارِ نبیٔ کریم ﷺ" لکھا ہے (تذکرۂ نعت گویانِ اردو۔ جلد اول۔ ص ۳۸۰) ڈاکٹر ریاض مجید نے بھی یہی نام لکھا ہے (اردو میں نعت گوئی۔ ص ۳۰۸) ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتحپوری نے ایک جگہ "تجلّیِ دربارِ نبیٔ کریم ﷺ" لکھا ہے۔ دوسری جگہ "تجلّیِ دریا رحمت" (اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول۔ ابتدا سے عہدِ محسنؔ تک)۔ ص ۳۴۱

۲۷ - جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات) ص ۵۶۳، ۵۶۶

۲۸ - جنگِ آزادی کے نامور مجاہدین۔ ص ۳۴۹

۲۹ - اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول۔ ص ۳۴۱

۳۰ - تذکرۂ نعت گویانِ اردو۔ جلد اول۔ ص ۳۸۰، ۳۸۵، ۳۸۶

۳۱ - اردو میں نعت گوئی۔ ص ۳۰۸۔ بحوالہ ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور۔ مسلم فن و ثقافت نمبر ا۔ ص ۱۳۴

۳۲ - راجا رشید محمودؔ (مرتّب و مقدمہ نگار)۔ نعت کائنات۔ جنگ پبلشرز، لاہور۔ ۱۹۹۳ (اصنافِ سُخن کے اعتبار سے ۸۱۶ صفحات کا ضخیم انتخابِ نعت، مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ)۔ ص ۷۶ / نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جولائی ۱۹۹۰۔ "اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو" حصہ چہارم۔ ص ۲۱

۳۳ - "نعت"۔ "ایضاً"۔ ص ۱۸

۳۴ - اردو میں نعت گوئی۔ ص ۴۳۸

۳۵ - مجموعہ "دیوانِ لطف، سراپائے رسولِ اکرم ﷺ معراجنامۂ منظوم اور غزل و نعتیہ قصائد" مطبع مجتبائی، لکھنؤ۔ رجب ۱۳۱۳ھ

۳۶ - غلام رسول مہر۔ ۱۸۵۷ کے مجاہد۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۱۔ ص ۳۱۱

۳۷ - احمد رضا خاں بریلوی، اعلیٰ حضرت۔ حدائقِ بخشش۔ حصہ سوم۔ ص ۹۳

۳۸ - ایضاً"۔ ص ۹۳

☆---حمدِ باری تعالیٰ جلّ شانہٗ---☆

کیجیے کس زباں سے شُکرِ خُدا
کیں عطا اس نے نعمتیں کیا کیا

ہر سرِمُو ہو گر ہزار زباں
ہر زباں سے کروں ہزار بیاں

مُو برابر نہ ہو سکے تقریر
حمدِ خلّاق و شُکرِ ربِّ قدیر

ہے وہ مُعطی و مُنعِم و وہّاب
جس کی رحمت کا کچھ نہیں ہے حساب

ہیں عنایاتِ ایزدِ غفّار
یوں تو ہم سب پہ بے حساب و شمار

ہے مگر یہ عجیب فضل و کرم
کہ مخاطب کیا بخیرِ اُمَم

شکر کس طرح سے کریں اس کا
کہ کیا اُمّتِ حبیبِ خدا ﷺ

وہ رسولِ خدا ﷺ شفیعِ اُمَم
ہے لقب جن کا رحمتِ عالم ﷺ

ان کے حق میں خدا نے فرمایا
تم کو رحمت کے واسطے بھیجا

ہم پہ احسان یہ کیا کیسا
ان کی اُمّت میں جو کیا پیدا

واہ کیا ذاتِ پاکِ حضرت ﷺ ہے
عینِ رحمت ہے، عینِ رحمت ہے

☆---حمدِ ربِّ جلیل جلّ شانہٗ---☆

جو حقِ ثنائے خُدائے جہاں ہے
زبان و دہاں میں وہ طاقت کہاں ہے

لکھوں وصف کیا اپنے منعم خدا کا
کیا اس نے انعام و احسان کیا کیا

عدم سے کیا اس نے موجود ہم کو
دیا خلعتِ زندگانی عدم کو

عطا کر کے علم و خرد، فہم و بینش
بشر کو کیا زیورِ آفرینش

کہاں تک کرے کوئی نعمت شماری
کہاں تک کرے کوئی اوصافِ باری

کرے کوئی تشریح و تفصیل کیا کیا
کہ عاجز ہے یاں عقلِ تشریح پیرا

بھلا کس کو مقدورِ حمدِ خدا ہے
تحیّر تحیّر تحیّر کی جا ہے

یہ حمد "دیوانِ کافی" میں نہیں ہے۔ مثنوی "خیابانِ فردوس" کا سرِ آغاز ہے۔

☆---حمد---☆

الٰہی! آپ کے الطاف بے حد
بیاں کب ہوں، کروں گر لاکھ میں کد

فقط میں کیا، اگر افرادِ عالم
قلم اشجار کے، لے کر ہوں باہم

سمندر کی بناویں گر سیاہی
بیاں ہوں پر نہ الطافِ الٰہی

ہر اک احسان اس کا بے بدل ہے
ہر اک انعام فیضِ لم یزل ہے

ہر اک بندہ ہے رہینِ فضلِ باری
کسے طاقت، کرے نعمت شماری

ہے یکساں یوں تو گو مخلوقِ عالم
ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم

وہ رحمت کیا؟ وجودِ مصطفیٰ ﷺ ہے
نمودِ ذاتِ فخرِ انبیا ﷺ ہے

سزاوارِ خطابِ پاکِ لولاک
ہُوا جن کے قدم سے فخرِ افلاک

مجھے شیریں زبانی دے الٰہی!
کہ ہُوں مصروفِ نعتِ مصطفائی ﷺ

ملاحت شعر میں، مَیں چاہتا ہوں
ملیحانِ عرب کا خاکِ پا ہوں

فصاحت ہو، سخن میں، یہ دعا ہے
فصیحانِ عرب سے دل لگا ہے

ملے میرے سخن کو فیضِ ارشاد
نجیِّ احمد ﷺ و اولادِ امجاد

۱۔ "بہارِ خلد" (منظوم ترجمہ شمائلِ ترمذی) کا آغاز ان اشعارِ تمہید سے ہوا ہے

☆---حمد و مناجات---☆

ہے جو اس دل کا مُدّعا یا رب
اپنی رحمت سے کر عطا یا رب

بہ طفیلِ نبی رسولِ کریم ﷺ
ہو اجابت مری دعا یا رب

اب تو بے طرح مَیں تڑپتا ہوں
ہوں مری مشکلیں روا یا رب

اور یہ بھی تری جناب میں ہے
اب کفایت کی التجا یا رب

اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے
اس خطا کو بھی بخشوا یا رب

اے مُجّو! یہ بے بدل سنئے
ہو گئی ہو اگر خطا یا رب

مُونسِ روزگار کافیؔ ہو
نعتِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ یا رب

☆---یا اللہ---☆

دے مجھے راست راہ یا اللہ
نہ رہوں کج نگاہ یا اللہ

بہ طفیلِ نبی شفیعِ امم ﷺ
بخش میرے گناہ یا اللہ

دمِ آخر تلک ہو میرے نصیب
دین و ایماں کی چاہ یا اللہ

ہو مرا خاتمہ مع الاثبات
کلمۂ لا الٰہ یا اللہ

اور محمد ﷺ کو بھی رسول کہوں
تیرے بے اشتباہ یا اللہ

ہونا تو گور میں بھی وقتِ سوال
میرا پُشت و پناہ یا اللہ

کہ محمد ﷺ کی مَیں رسالت پر
رہوں شاہد گواہ یا اللہ

آلِ احمد نبی ﷺ کے صدقے سے
ہو مرا واں نباہ یا اللہ

از برائے صحابہؓ حضرت ﷺ
رکھ مرا عزّ و جاہ یا اللہ

بحرِ عصیاں کے جوش سے بھی نہ ہو
میری کشتی تباہ یا اللہ

بجنابِ نبی ﷺ درود و سلام
بھیج شام و پگاہ یا اللہ

تیری رحمت سے پار ہو کافیؔ
مثلِ برگِ گیاہ یا اللہ

☆---مناجات---☆

یا الٰہی! حشر میں خیرالوریٰ ﷺ کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم جنابِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب قریبِ نیزہ آئے آفتاب
اس سزاوارِ خطابِ والضحیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! حشر میں نیچے لوائے حمد کے
سیدِ ساداتِ فخرِ انبیاء ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! پُل کے اوپر بھی بہنگامِ گزر
دستگیرِ بیکساں آں پیشوا ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب عمل میزان میں تُلنے لگیں
سیدِ الثقلین ختمُ الانبیاء ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب قیامت میں صفیں بندھنے لگیں
اہلِ بیتِ مجتبیٰ آلِ عباؓ کا ساتھ ہو

یا الٰہی! شغلِ نعتِ مصطفائی ﷺ میں رہوں
جسم و جاں میں جب تلک میری وفا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے یہی کافیؔ کی ہے یارب دعا(۱)
دفترِ اشعارِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

۱۔"نسیمِ جنت" میں مصرع یوں ہے:
بعد مرنے کے بھی ہے کافیؔ کی یا رب' یہ دعا

☆---حمد و نعت---☆

خدائے جہاں بادشاہِ جہاں ہے
پناہِ زمین و پناہِ زماں ہے

ملائک کواکب کا، جِن و بشر کا
وہ خلاقِ معبود روزی رساں ہے

دیئے اپنے محبوب ﷺ کو وہ مراتب
کہ تعریف سے ان کی قاصر زباں ہے

کہا مومنوں سے کہ یہ حکم سن لو
نبی ﷺ پر خدا اس کا صلوات خواں ہے

ملائک بھی ہیں ان کو تسلیم کرتے
وہ ایسا نبی ﷺ میرا با عزّو نشاں ہے

سلام اور صلوات بھیجو تم ان پر(۱)
کہ حکمِ خدا تم کو اے مومناں ہے

بس اب مومنو! کافیؔ خستہ جاں کا
یہی حرزِ جاں اور وردِ زباں ہے

سلام و صلوٰۃ و درود و تحیت
نثارِ جنابِ شفیعِ قیامت ﷺ(۲)

۱۔"نسیمِ جنت" میں مصرع یوں ہے۔"سلام اور صلوات تم بھی تو بھیجو"۔
۲۔یہ شعر"دیوانِ کافی" میں نہیں ہے۔

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

تختِ مولد پہ رکھا جس نے قدم آج کی رات
دوشِ کعبہ نے کیا جس کا علَم آج کی رات

تاجِ طٰہٰ بسر و تیغِ فتحنا بہ کمر
آیا کس دھوم سے وہ شاہِ امم ﷺ آج کی رات

مولدِ صاحبِ لولاک ﷺ میں ہیں گرم طراز
انبیاؑ، حور و ملائک ہو بہم آج کی رات

گر گئے تختِ شیاطینِ سلاطینِ زماں
اور کسریٰ کا ہُوا قصر عدم آج کی رات

بہ طفیلِ شبِ میلاد دعا کر کافیؔ
جوشِ رحمت پہ ہے دریائے کرم آج کی رات

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

ولادتِ نبوی ﷺ کا جہاں میں ہے شُہرہ
ظہورِ نور کا کون و مکاں میں ہے شُہرہ

جنابِ صاحبِ لولاک ﷺ کے تولّد کا
فلک پہ زُمرۂ قدسیاں میں ہے شہرہ

چمن چمن شجر و برگ و غنچۂ گل میں
اسی نوید کا ہر گلستاں میں ہے شہرہ

بہم ہیں آج وحوش و طیور مُژدہ رساں
بشرق و غرب، زمین و زماں میں ہے شہرہ

ہوئے ہیں وقتِ تولّد عیاں بہت اعجاز
کہ ان کا آج تلک اِنس و جاں میں ہے شہرہ

زمیں پہ گر گئے اورنگِ خسرواں کے بروج
تمام کشورِ نوشیرواں میں ہے شہرہ

ہزار سال سے جلتی تھی آگ فارس میں
وہ سرد ہو گئی، دیر و مکاں میں ہے شہرہ

نویدِ مولدِ خیر الوریٰ ﷺ کی اے کافیؔ
زمیں پہ دھوم ہے، باغِ جہاں میں ہے شہرہ

☆---صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم---☆

خاتم الانبیا ﷺ ہوئے پیدا
مجتبیٰ مصطفیٰ ﷺ ہوئے پیدا

صبحِ میلاد میں یہ شُہرہ تھا
آج خیرُ الوریٰ ﷺ ہوئے پیدا

اہلِ دیں گرمِ تہنیت تھے بہم
دین کے رہنما ﷺ ہوئے پیدا

لعلِ لب پر دُعائے امت تھی
جب حبیبِ خدا ﷺ ہوئے پیدا

کیوں نہ ہو جائے بخششِ امت
وہ مجیبُ الدعا ﷺ ہوئے پیدا

ظلمتِ کفر و جہل دُور ہوئی
ایسے شمسُ الضحیٰ ﷺ ہوئے پیدا

پیر کے روز صبح دم کافیؔ
آپ صَلِّ عَلیٰ ہوئے پیدا

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

دُھوم ہے ہر سُو کہ محبوبِ خدا ﷺ پیدا ہوئے
سیّدِ ساداتِ فخرِ انبیا ﷺ پیدا ہوئے

واہ کیا قسمت گُنہ گاروں کی یاور ہو گئی
واسطے اس کے جو ایسے مقتدا ﷺ پیدا ہوئے

بُت پرستی ہو گئی غائب، ہُوا دینِ متیں
جب سے ختم الانبیا بدرالدجیٰ ﷺ پیدا ہوئے

تھا یہی وردِ زباں جنّ و بشر حور و ملک
رحمتِ مرسل جنابِ مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے

بادشاہِ دین و دنیا مرجعِ شاہ و گدا ﷺ
مقتدائے انبیا مُشکل کُشا ﷺ پیدا ہوئے

چارۂ بیچارگان و بے کسوں کے دستگیر
مصطفیٰ خیرُ الوریٰ ﷺ حاجت روا پیدا ہوئے

خالقِ اکبر کا کافیؔ شکر لازم ہے تجھے
سیّدُ السّادات محبوبِ خدا ﷺ پیدا ہوئے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ---☆

سر کے بل چاہئے اے اہلِ وِلا یاں آنا
الفتِ رحمتِ عالم ﷺ میں ذرا یاں آنا

محفلِ مولدِ سلطانِ رسالت ﷺ ہے یہ
عینِ آداب سے با صدق و صفا یاں آنا

بے ادب کو تو یہاں دخل نہیں، یاد رکھیں
عطرِ آداب سے پوشاک بسا یاں آنا

قدر اِس محفلِ اقدس کی کوئی کیا جانے
حضرتِ آدمؑ و حوّا کا ہُوا یاں آنا

عرش سے فرش تک اللہ رے ہجومِ ملکوت
اور جبریلؑ کا وہ مژدہ رسا یاں آنا

حوریں فردوس سے کہتی ہیں، زہے بختِ سعید
ہم کنیزوں کا عجب فخر ہُوا یاں آنا

آسیہ، ہاجرہ و مریم و سارا، حوّا
تہنیت کو تھیں بہم، اپنا ہُوا یاں آنا

محفلِ فرحتِ میلادِ نبی صَلِّ علیٰ
ہو نصیب اپنے تئیں صبح و مسا یاں آنا

شہرِ لولاک ﷺ کے میلاد کی محفل ہے آج
عندلیبانِ جہاں، نغمہ سرا یاں آنا

شرفِ محفلِ میلاد کہیں کیا کافیؔ
ہم سمجھتے ہیں شفاعت کا صلہ، یاں آنا

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ---☆

واہ کیا جلوۂ اعجاز تھا جانا آنا
شبِ اسرا میں عجب راز تھا جانا آنا

دیکھ اس جلوۂ رفتار کو حیراں تھے مَلَک
حیرتِ دیدۂ پرواز تھا جانا آنا

عرش و کُرسی سے گئے دُور کروروں منزل
کیا ہی مُمتاز سرافراز تھا جانا آنا

ساعتِ چند میں دیکھو تو کہاں تک پہنچے
حق کے محبوب ﷺ کا اک ناز تھا جانا آنا

ایسی معراج بھلا کس کو ملی ہے کافیؔ
دلربائی میں اِک انداز تھا جانا آنا

☆---ذکرِ معراجُ النبی ﷺ---☆

منظورِ خدا نبی پیارا ﷺ
با حسن و جمالِ عالم آرا
کس شوکت و شان سے سدھارا
تھا شمع بکف ہر ایک تارا

جبریلؑ کہے تھا آشکارا
چمکا مرے بخت کا ستارہ
حوروں میں بہم تھا یہ اشارہ
کر لیجئے اب حبیب ﷺ کا نظارہ

تائید پہ بخت ہے ہمارا
دیدیم چو رُوے مصطفیٰ ﷺ را
وہ توسنِ شاہ ﷺ کا طرارہ
تھا آتشِ طور کا شرارا

پاؤں جو بُراق سے اُتارا
رفرف وہیں آن کر پکارا
"گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ ناز نینی"

اس رات عجیب ماجرا تھا
جنّت کو بہار سے بھرا تھا
آراستہ عرش کو کیا تھا
اک نور زمیں سے تا سما تھا

حوروں کا ہجوم جا بجا تھا
لشکر غلماں کا بھی بپا تھا
نبیوں کا پَرا بندھا ہُوا تھا

اور بیچ میں شاہِ انبیا ﷺ تھا
جبریل نقیب بن گیا تھا
کہتا ہوا "طَرِّقُوا" چلا تھا

جو کوئی جلوس دیکھتا تھا
بے ساختہ کہتا مرحبا تھا

فردوس میں جب گزر کیا تھا
رضواں بہ نیاز کہ رہا تھا
"گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی"

کس شان سے دو جہاں کے سرور ﷺ
پہنے ہوئے حُلّۂ منوّر
باندھے ہوئے شملۂ معطّر
کھولے ہوئے گیسوئے معنبر

با زینت و جاہ و شوکت و فر
گھوڑے پہ چلے سوار ہو کر
جاتا تھا رکاب کے برابر
کھولے ہوئے جبرئیلؑ شہپر

یہ دھوم تھی ہر فلک کے اندر
آتے ہیں حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ
شہِ لولاک ﷺ ذاتِ اطہر

داخل ہوئے جب فلک کے اوپر
ادریس مقیمِ چرخِ اخضر
دوڑا کہ قسیمِ حوضِ کوثر
"گر بر سر و چشم من نشینی

"نازت بکشم کہ نازنینی"

محبوبِ خدا نبیٔ اکرم ﷺ
سلطانِ رُسل، پناہِ عالم ﷺ

کس دھوم سے احمدِ مکرّم ﷺ
آئے بتقضائے سبز طارم

فوجِ ملکوت تھی فراہم
با حشمت و شوکتِ معظم

سالارِ جیوش روحِ اعظم
ہمراہِ رکاب شاد و خرّم

تھا گرمِ عنان براق پیہم
وہ غیرتِ باد، آفتِ رم

سن سن کے نویدِ خیر مقدم
ہنستے تھے بہم خلیلؑ و آدمؑ

آئے چوتھے فلک پہ جس دم
کرنے لگے عرض ابنِ مریمؑ

"گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی"

اے صلِّ علیٰ وہ کارخانہ
یاں نطق بیاں ہے عاجزانہ

مقصد تھا حبیب ﷺ کا بلانا
معراج کا تھا فقط بہانہ

ایوانِ ربی میں دخل پانا
با شان و ادائے دلربانہ

ہر چیز اُدھر سے پیش آنا
با زینت و زیبِ بیکرانہ

"کُھل مَازَاغ" یاں لگانا
آنکھیں نہ کسی طرف پھرانا

بہرِ سُو ہمتِ احمد ﷺ دکھانا
اُمت کو خدا سے بخشوانا

جب عرش سے گزرا وہ یگانہ
کافی تھا یہ عرش کا ترانہ

"گر بر سر و چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی"

☆---صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم---☆

دردِ غم سے دِل بھرا ہو جائے خالی الغیاث
دیکھ لوں گر روضۂ عالی کی جالی الغیاث

ہے یہی مرہم مرا اس سینۂ صد چاک کا
ہے یہی کافی علاجِ اندمالی الغیاث

یا شفیع المذنبیں یا رحمتٌ للعالمیں
خاص محبوبِ خدا سلطانِ عالی ﷺ الغیاث

آج تک پیدا ہُوا تم سا، نہ ہووے گا کبھی
آپ ہیں سروِ ریاضِ بے مثالی الغیاث

یہ دل پژمردہ ہے مدت سے تاراجِ خزاں
لطف سے بخشو بہارِ تازہ حالی الغیاث

آرزو ہے یہ درِ دولت پہ تیری رات دن
ہو مہیّا بہرِ خاکِ پائمالی الغیاث

☆---صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم---☆

خاتمِ پیغمبراں ﷺ فریاد ہے
دستگیرِ بیکساں ﷺ فریاد ہے

دردِ دل نے روز تڑپایا مجھے
اے طبیبِ مہرباں ﷺ فریاد ہے

رحمتِ عالم ﷺ تمہارا ہے لقب
رہنمائے گمرہاں فریاد ہے

اے حبیبِ خاص، محبوبِ خدا ﷺ
میری تم سے ہر زماں فریاد ہے

آپ کی درگاہ ہے دارالشفا
اس لئے میری یہاں فریاد ہے

کافیؔ عاصی کو بخشا لیجیے
ہُوں تمہارا مدح خواں، فریاد ہے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

مجھ کو تڑپاتا ہے کیا بے ڈھب مدینہ کا فراق
ہر سحر، ہر شام، روز و شب مدینہ کا فراق

معنیٔ پرواز ہے افسوس بے بال و پرے
ورنہ مُرغِ دل اٹھاتا کب مدینہ کا فراق

آہ تڑپاتا ہے شکلِ طائرِ بے بال و پر
شعلہ زن ہوتا ہے دل میں جب مدینہ کا فراق

یا غیاث المستغیثین، رحمتہ للعالمین ﷺ
ہو مُبدّل وصل سے یا رب مدینہ کا فراق

گرچہ ہوں اکثر غمِ رنج و الم کا مبتلا
ہے مگر ہر درد سے اغلب مدینہ کا فراق

یا الٰہی زندگی میں ہے جو یہ سینہ کا داغ
گور میں بھی ہو چراغِ شب مدینہ کا فراق

کر مری مشکل کو آساں اے کریم کارساز
ہے بلائے جانِ کافیؔ اب مدینہ کا فراق

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

بال و پر والے گئے اُڑ کر مدینہ کے قریب
میں پہنچتا کس طرح بے پر مدینہ کے قریب

پا شکستہ ناتواں بے توشۂ گُم کردہ ام
کاش پہنچا دے کوئی رہبر مدینہ کے قریب

آہ قسمت، گر مرا تائید پر ہوتا نصیب
میں پہنچتا اب تلک جا کر مدینہ کے قریب

روضۂ اقدس کو باعینِ ادب دیکھا کروں
دے مکاں گر خالقِ اکبر مدینہ کے قریب

اس دیارِ جاں فزا میں کاش ہم پاتے وطن
پھرتے رہتے روز و شب اکثر مدینہ کے قریب

میری چشمِ ناتواں کو بر سرِ سیلِ سرشک
تو جو پہنچے موجِ چشمِ تر مدینہ کے قریب

جتنے ہیں وہ ساکنانِ روضۂ خُلدِ بریں
پھرتے رہتے ہیں وہ دن بھر مدینہ کے قریب

آہ دردا! وا دریغا! حسرتا وا حسرتا!
کاش کہ میرا بھی ہوتا گھر مدینہ کے قریب

ایک دم، دم میں اگر چاہے خدائے روزگار
اڑ کے پہنچے کافیؔ مضطر مدینہ کے قریب

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

نامِ حضرت ﷺ پہ لاکھ بار درود
بے عدد اور بے شمار درود

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے
دم بدم اور بار بار درود

کون جانے درود کی قیمت
ہے عجب دُرِّ شاہوار درود

مومنو! آپ ﷺ پر پڑھے جاؤ
با ادب اور با وقار درود

تا بکے عشقِ گُل میں نوحہ گری
گُل سے بہتر ہے اے ہزار! درود

بھاری مرہم ہے دل فگاروں کو
راحتِ جانِ بے قرار درود

نزع میں، گور میں، قیامت میں
ہر جگہ یارِ غمگسار درود

جو محبِّ نبی ﷺ ہے اے کافیؔ
چاہئے اس کو بار بار درود

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

عاصیو جُرم کی دوا ہے درود
کیا دوا عینِ کیمیا ہے درود

سب عبادت میں ہے شمولِ ریا
پر عباداتِ بے ریا ہے درود

ایک ساعت میں عمر بھر کے گناہ
کرتا معدوم اور فنا ہے درود

حشر کی تیرگی سیاہی میں
نور ہے، شمعِ پُرضیا ہے درود

چھوڑیو مت درود کو کافیؔ
راہِ جنّت کا رہنما ہے درود

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

ہر مَرَض کی دوا درود شریف
دافعِ ہر بلا درود شریف

وِرد جس نے کیا درود شریف
اور دل سے پڑھا درود شریف

حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی
ہے عجب کیمیا درود شریف

جو محبِّ جنابِ احمد ﷺ ہے
اُس کو مُونس ہُوا درود شریف

اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے
بر درِ مصطفیٰ ﷺ درود شریف

آپ کا سایہ حشر میں ہو گا
جس نے اکثر پڑھا درود شریف

آفتابِ سپہرِ ایماں ہے
گوہرِ پُر ضیا درود شریف

توشۂ راہِ آخرت کیجے
کافیؔ بے نوا درود شریف

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

بروزِ جُمعہ پڑھے جو درود اور صَلٰوت(۱)
نہ ہووے کیونکر اُسے نارِ دوزخی سے نجات

کہا خدا نے پڑھو مومنو نبی ﷺ پہ درود
بس اب ہمیں تو یہ وِرد درود ہے طاعات

گر آرزوئے قبولِ دعا ہو اے لوگو
بروزِ جُمعہ پڑھو تم درود ہر اوقات

دعا کے ساتھ نہ ہووے اگر درود شریف
نہ ہووے حشر تلک بھی بر آورِ حاجات

قبولیت ہے دعا کو درود کے باعث
یہ ہے درود کہ ثابت کرامت و برکات

درودِ جمعہ بلا واسطہ پہنچتا ہے
بگوشِ پاکِ جنابِ نبی ﷺ ستودہ صفات

خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافیؔ کی
درود سرورِ عالم ﷺ پہ بھیجئے دن رات

۱- "نسیم جنت" میں ہے۔ "بروز جمعہ پڑھے جو بہت درود و صلوٰۃ"

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

یا نبی ﷺ تم پہ بار بار سلام
بے عدد اور بے شمار سلام

روزِ اوّل سے لے کے تا بہ ابد
آپ ﷺ پر روز سو ہزار سلام

شبِ معراج میں خدا نے کہا
اپنے محبوب ﷺ پر نثار سلام

یہ بھی تھوڑا ہے آپ ﷺ کی خاطر
بھیجئے گر کرور بار سلام

عزتِ اہلِ بیتؑ پر صلوات
ہدیۂ روحِ چار یارؓ سلام

لبِ جان بخش کے جواب کا ہے
مجھ سے عاصی کو انتظار سلام

عرض کرتا ہے یا رسولَ اللہ ﷺ
کافیؔ خستہ و نزار سلام

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

خاص محبوبِ خدا ختمِ رسالت ﷺ پر سلام
عینِ رحمت شافعِ روزِ قیامت ﷺ پر سلام

اے جبینِ عالم آرا لوحِ محفوظِ شرف
پُر ضیا' پُرنور سیمائے سیادت پر سلام

حَبَّذَا صَلِّ عَلٰی چینِ جبینِ با صفا
نور کے چشمہ کے امواجِ لطافت پر سلام

چشمِ پُر ابرو بعینہٖ مد ہے سورہ صاد کا
دونو ابروے مبارک کی شباہت پر سلام

وصف جن آنکھوں کا قولِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ ہے
اس کحل نرگسِ باغِ نزاہت پر سلام

میمِ مَازَاغَ الْبَصَرُ ہے مردمِ چشم شریف
اس سویدائے دلِ عینِ بصارت پر سلام

مُصحفِ رخسارِ حضرت ﷺ مظہرِ انوارِ غیب
رُوئے اقدس مطلعِ صبحِ صداقت پر سلام

اُس لبِ جاں بخش کے حُسنِ تبسّم پر درود
اس دُرِ دنداں کی لمعانِ براقت پر سلام

واہ کیا اُنگلی سے قُرصِ ماہ دو ٹکڑے کیا
آپ ﷺ کے اعجازِ انگشتِ شہادت پر سلام

حَبَّذا حُسنِ سراپائے جنابِ مصطفیٰ ﷺ
اس ملاحت' اس صباحت' اس وجاہت پر سلام

عرض کیجے کافیؔ مشتاق ہر لیل و نہار
صاحبِ لولاک سلطانِ شفاعت ﷺ پر سلام

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

سیّدِ کائنات و خیرِ انام ﷺ
ان کے اوپر ہزار بار سلام

طاقِ ایوانِ آفرینش کا
ہے انھی کے سبب قیام و نظام

بے نظیرِ جہاں بحُسن و جمال
بے مثالِ بشر بخاص و عام

کیا لکھوں نعتِ صاحبِ لولاک ﷺ
عقل و دانش ہے قاصر و ناکام

ذاتِ پاکِ شفیعِ محشر ﷺ کا
ہے وسیلہ ہمیں بروزِ قیام

عینِ ایماں ہے آپ ﷺ کی الفت
ہے یہی دین اور یہی اسلام

کُشتۂ شوق کاؔفی مشتاق
بھیج لیل و نہار و صبح و شام

جنابِ نبی حبیبِ خدا ﷺ
ہدیۂ رحمت و درود و سلام

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا
وہ بلاشک حق تعالیٰ کی اماں میں آ گیا

جس نے حضرت ﷺ کا وسیلہ دوستو حاصل کیا
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دارالاماں میں آ گیا

رحمتُ للعالمیں ﷺ جس روز سے پیدا ہوئے
اور ہی اک فیض کا عالم جہاں میں آ گیا

ہو گیا کیا رشکِ جنت یہ گلستانِ جہاں
جب سے اُس گُل کا قدم اِس گلستاں میں آ گیا

فیضِ انوارِ قدومِ سیّدِ ابرار ﷺ سے
نور کا عالم زمین و آسماں میں آ گیا

جب تصوّر بندھ گیا نظروں میں نورِ پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزارِ جناں میں آ گیا

یہ نہیں ممکن، جلا دے آتشِ دوزخ اسے
کلمۂ دینِ محمد ﷺ جس زباں میں آ گیا

اس تبسّم کا تصوّر، مسکرانے کا خیال
صورتِ آبِ بقا اس نیم جاں میں آ گیا

جب لکھی کاؔفی قسیمِ حوضِ کوثر ﷺ کی ثنا
آبِ کوثر سا دہانِ مدح خواں میں آ گیا

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

فخرِ عالم حبیبِ یزدانی ﷺ
عینِ رحمت رسولِ یزدانی ﷺ

رازدارِ رموزِ مَا اَوْحٰی
محرمِ سیرِ قربِ ربّانی

فخر ہے واسطے سلیماں کے
درِ دولت کی اُن کے دربانی

ان کے خورشیدِ رُخ کا تھا پرتو
حسنِ بے مثال ماہِ کنعانی(۱)

حسن و خلق و جمالِ خوبی میں
بے مثال و نظیر و لاثانی

بحرِ جود و نسیمِ کوثر کا
ایک قطرہ ہے ابرِ نیسانی

اس کو کافی ہے مغفرت کا صلہ
جس نے کی آپ ﷺ کی ثنا خوانی

۱۔ یہ دونوں اشعار (تیسرا اور چوتھا) "نسیم جنت" میں ہیں۔

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

اُس رُخِ پاک کا جس بزم چرچا ہو گا
در و دیوار سے واں نور برستا ہو گا

کیوں نہ ہو غیرتِ برگِ شجرِ طور زباں
جب مرے منہ میں ترا وصفِ سراپا ہو گا

حَبّذا صاف (ا) جبیں صَلِّ عَلٰی پیشانی
شعلۂ طور خجل دیکھ یہ ماتھا ہو گا

اُس قدِ پاک کے سایہ کا بندھا ہے جو خیال
اخترِ بخت عدم میں مرا چمکا ہو گا

ماہِ نو عیدِ شفاعت کا چمک جائے گا
جس طرف حشر میں ابرو کا اشارہ ہو گا

پھر تصورِ دُرِ دنداں کا بندھا آنکھوں میں
پھر دُرِ اشک مرا گوہرِ یکتا ہو گا

تیرا کوچہ ہے عجب گلشنِ جاویدِ بہار
خوش نصیب اس کا کہ واں گرم تماشا ہو گا

جو مدینے کے مکانوں کی کرے گا تعریف
ہے یقیں، اس کا مکاں جنتِ ماوٰی ہو گا

ہم کو اُمیدِ قوی ہے کہ صفِ محشر میں
تیرے مدّاحوں کا یک رتبۂ اعلیٰ ہو گا

ہے مدینے کی زیارت کا جو کافی مشتاق
یہ ارادہ مرا یا رب کبھی پورا ہو گا؟

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

گو ترقی پہ جمالِ مہ کامل ہووے
منہ تو دیکھو کہ ترے منہ کے مقابل ہووے

ماہ کیا، سامنے گر آپ ﷺ کے آئے خورشید
دعوائے نور سے خجلت اُسے حاصل ہووے

کیا یہ خورشید کہ خورشیدِ قیامت ہو اگر
روبرو آپ کے رہنا اُسے مشکل ہووے(ا)

شانِ اجلال پہ آ جائیں اگر وہ رخسار
کس کو طاقت ہے کہ اس وقت مقابل ہووے

یاں خوش آیا نہیں جز ذکرِ گُلِ عارضِ پاک
نغمۂ عود ہو یا صوتِ عنادل ہووے

ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لے کر ڈالے
جو کوئی دولتِ دیدار کا سائل ہووے

آہ برباد نہ ہو جائے مرا نالہ و آہ
آہ کے ساتھ اگر جذبۂ کامل ہووے

اب تو بے ڈھب دلِ حسرت زدہ گھبراتا ہے
یا الٰہی! شبِ فرقت کہیں زائل ہووے

لائیں گر آپ ﷺ کی تصویر نکیر و منکر
کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے

ہے تمنا یہی دن رات کہ روزِ محشر
دستِ کافی میں ترا پایۂ محمل ہووے

ا۔ "بہارِ خلد" میں مصرع یوں ہے۔ "آپ ﷺ کے آگے ٹھہرنا اسے مشکل ہووے"۔

☆---صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم---☆

آنکھوں میں تصوّر ہے مدینہ کی زمیں کا
پھُولا ہے چمن پیشِ نظر خُلدِ بریں کا

بیمار شفا پاتے ہیں اُس خاکِ شفا سے
بیمار ہوں اس پاک مدینہ کی زمیں کا

یُوسفؑ کی شباہت پہ ہوئی الفتِ یعقوبؑ
اللہ رے عاشق سرِ حُسنِ نمکیں کا

ہے پیشِ نظر یہ جو فروغِ مہِ کامل
دریوزہ گرِ نور ہے اس صاف جبیں کا

کیا وصف کروں صاحبِ کوثر ﷺ کی عطا کا
آیا ہی نہیں لب پہ کہیں حرف "نہیں" کا

پہنچا جو کوئی کوچۂ محبوبِ خدا ﷺ میں
گویا کہ مجاور ہُوا فردوسِ بریں کا

اُمّید ہے اس دم کرم شاہِ امم ﷺ سے
کافی کو بہت ڈر ہے دمِ بازپسیں کا

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

رسولِ مجتبیٰ ﷺ ہیں صاحبِ حوض
حبیبِ کبریا ﷺ ہیں صاحبِ حوض

وہ کیسا حوض جس کا نام کوثر
کہ جس کے مصطفیٰ ﷺ ہیں صاحبِ حوض

مقامِ شکر ہے اے خیرِ اُمّت
ہمارے رہنما ہیں صاحبِ حوض

برائے تشنگانِ روزِ محشر
نبی ﷺ شکرِ خدا ہیں صاحبِ حوض

اُدھر ہے شعلہ زن دوزخ تو کیا ہے
اِدھر بحرِ عطا ہیں صاحبِ حوض

نہ آنے دیں گے تم پر نارِ دوزخ
برائے اتقیا ہیں صاحبِ حوض

تمامی درد و رنج و غم میں کافیؔ
ہماری تو دوا ہیں صاحبِ حوض

☆---صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم---☆

جس کو خدا نے واصفِ خیر الوریٰ ﷺ کیا
کیا کچھ عطا کیا، جسے سب کچھ عطا کیا

ایمانِ مومنین ہے حُبِّ محمدی ﷺ
کیا کہئے اس کو جس نے کہ ترکِ وِلا کیا

خلّاقِ دو جہاں نے کلامِ قدیم میں
رفعت کے ساتھ ذکرِ رسولِ خدا ﷺ کیا

اور اس خدائے پاک نے ایمان والوں کو
حکمِ درودِ مصطفوی ﷺ کو عطا کیا

کیا خوش نصیب ہوں گے جو دن رات ہر کوئی
اخبارِ حالِ مصطفوی ﷺ کو ثنا کیا

جیتے ہی جی اقامتِ جنت اسے ملی
جس نے وطن مدینۂ حضرت ﷺ میں جا کیا

آلِ جنابِ مصطفوی ﷺ پر پڑھو درود
ان کو خدا نے جزوِ شہِ انبیا ﷺ کیا

بھیجو درود زُمرۂ اصحابؓ پر مُدام
اللہ نے ہمارا انہیں پیشوا کیا

کافیؔ ہزار شُکر کہ ربِّ کریم نے
اپنے حبیب ﷺ کے مجھے در کا گدا کیا

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

بدن تھا آپ ﷺ کا کانِ تجلّی
عیاں تھی چہرہ پر شانِ تجلّی(۱)

تصوّر کس کی صورت کا بندھا ہے
کہ چھایا دل پہ سامانِ تجلّی

رُخِ پُرنور پر بالوں کا عالم
بہارِ سُنبلستانِ تجلّی

رسولُ اللہ ﷺ کے نورِ جبیں کو
بجا ہے گر کہیں، جانِ تجلّی

نہ تھا کچھ آتشِ دیدار سے کم
دُرِ دنداں کا لمعانِ تجلّی

بر و دوش و سر و دستِ مبارک
ستونِ نور از کانِ تجلّی

قدِ عالی کی موزونی سے کہئیے
سہی سروِ گلستانِ تجلّی

نہ دیکھا آہ دیدارِ مبارک
رہا کافی کو ارمانِ تجلّی

۱۔ "بہار خلد" میں مصرع یوں ہے: "عیاں چہرہ پہ تھی شانِ تجلّی"

۲۔ یہ مصرع "بہارِ خلد" میں ہے۔ "دیوانِ کافی" میں یہاں بھی یہ مصرع لکھا ہے۔ "رہا کافی کو ارمانِ تجلّی"۔

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

بارِ عشقِ احمدی ﷺ کافی اٹھانا چاہیے
گر نہیں یہ غم تو غم سے مر ہی جانا چاہیے

جبکہ ٹھہری عینِ ایماں حُبِّ محبوبِ خدا ﷺ
الفتِ حضرت ﷺ بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے(۱)

دین و ایمان آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالبِ ایماں کو ہی باتیں سُنانا چاہیے

ہیں کدھر وہ منکرانِ الفتِ خیرالبشر ﷺ
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیے

شاید آ جائیں طریقِ راستی پر بے ادب
درسِ عشقِ مصطفائی ﷺ کو سنانا چاہیے

جس کو کچھ بہرہ نہیں حُبِّ رسولُ اللہ ﷺ سے
اس کو جھوٹا دعوئے ایماں میں جانا چاہیے

قول یہ میرا نہیں، قولِ شہِ ابرار ﷺ ہے
مخبرِ صادق ﷺ کے فرمانے کو مانا چاہیے

کچھ بھی گر دل میں تمہارے خواہشِ ایمان ہے
ہر بشر سے آپ ﷺ کو [illegible] چاہیے

جان و دل قربان کر حُبِّ شہِ ابرار ﷺ میں
مغفرت کے واسطے کچھ تو ٹھکانا چاہیے

گر رضائے حق تعالیٰ دوستو منظور ہے
نقشِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ دل پر بٹھانا چاہیے

روئے اطہر خُوئے والا حبّذا صَلِّ علیٰ
ایسے محبوبِ خدا ﷺ پر دل لگانا چاہیے

شاہدِ اخلاقِ حضرت ﷺ آیتِ خُلقِ عظیم
والضّحیٰ وصفِ رُخِ پُر نور جانا چاہیے

وصفِ چشمِ مبارک آیتِ مَازاغ ہے
وصفِ گیسو، سورۂ "وَالّیل" جانا چاہیے

جانِ احمد ﷺ کی خدائے پاک نے کھائی قسم
ایسی جانِ پاک پر قربان جانا چاہیے

یاد کر لطفِ تبسّم سیّدِ کونین ﷺ کا
دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیے

سیری اے کافی نہیں ممکن ہے نعتِ پاک سے
عندلیبِ زار کو گُل کا فسانہ چاہیے

۱- "نسیمِ جنت" میں یہ مصرع یوں ہے: "اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیے"

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

صبحِ محشر شانِ محبوبی دکھانا چاہیے
خندۂ دنداں نما سے مسکرانا چاہیے

آب و تابِ حسنِ عالمگیر کے اعجاز سے
آفتابِ حشر کی تیزی بجھانا چاہیے

گیسوئے مشکیں دکھا کر عرصۂ عرصات میں
اپنے مشتاقوں کو دیوانہ بنانا چاہیے

جلوۂ قدِّ مبارک سایۂ قامت کے ساتھ
ہم کو خورشیدِ قیامت سے بچانا چاہیے

تم ہو محبوبِ الٰہی تم خدا کے ہو حبیب ﷺ
اُمتِ عاصی کو دوزخ سے چھُڑانا چاہیے

تم شفیعُ المذنبیں تم رحمۃٌ للعلمیں
اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہیے

اہلِ محشر بھول جائیں گے مصیبت حشر کی
جلوۂ رُوئے مبارک کو دکھانا چاہیے

دیکھ کر جاہ و جلالِ شانِ محبوبِ خدا ﷺ
تجھ کو اے رہبرِ قیامت مُنہ چھپانا چاہیے

گر نہ آیا دامنِ دیدار کافی ہاتھ میں
تار تار اپنا گریباں کر اُڑانا چاہیے

۱- یہ شعر "نسیمِ جنت" میں نہیں ہے۔

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

کچھ نہ کام آیا دلِ مضطر تڑپنا لوٹنا
تھا عبث بے فائدہ بے پر تڑپنا لوٹنا

مُرغِ بسمل کی طرح یاں خاک پر لوٹے تو کیا
چاہیے خاکِ مدینہ پر تڑپنا لوٹنا

شام سے ہے نالۂ شب گیر تا وقتِ سحر
آہ بر لب صبح سے دن بھر تڑپنا لوٹنا

کیا کہیں ہم اب سفیرِ دل کی بے تابی کا حال
برق سے بھی ہے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا

اس تڑپنے لوٹنے سے دل مرا بھرتا نہیں
ہو قبولِ خالقِ اکبر تڑپنا لوٹنا

صورتِ موجِ تلاطُم یا الٰہی کر عطا
از برائے صاحبِ کوثر ﷺ تڑپنا لوٹنا

ہو نصیبِ کافیٔ عاصی الٰہ العالمیں
دیکھ کر وہ گنبدِ اخضر تڑپنا لوٹنا

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

جب تلک باہم ہو یا رب! جسم و جاں کا ارتباط
نعتِ حضرت ﷺ سے رہے میری زباں کا ارتباط

صاحبِ لولاک ﷺ کو پیدا نہ کرتا گر خدا
کاہے کو ہوتا زمین و آسماں کا ارتباط

خوش نہیں آتا ہے کوئی شعر اب اس کے سوا
ہو گیا مدحِ نبی ﷺ میں مدح خواں کا ارتباط

صدمۂ فرقت میں کب تک دیکھیے، باقی رہے
نالۂ شب گیر سے آہ و فغاں کا ارتباط

چل مدینہ طیبہ کو، چھوڑ کر شہرِ وطن
اس مرادآباد سے کافیؔ کہاں کا ارتباط

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

لبِ جان بخش سے کیا خوب بیاں فرمایا
حُبِّ الفت کی حقیقت کو عیاں فرمایا

اس لبِ لعل کے اور کام و زباں کے صدقے
جس زباں سے یہ سخن جانِ جہاں فرمایا

اہلِ ایماں کے لئے وہ تو کلامِ حق ہے
تم نے جو افضلِ پیغامبراں ﷺ فرمایا(۱)

شبِ فرقت میں ہوئی عید مُحِبّوں کے لئے
مژدۂ وصل جو اے سرورِ رواں فرمایا

گو کہ ہم آج تڑپتے ہیں شبِ فرقت میں
کل کا وعدہ تو بھلا آپ نے واں فرمایا

قابلِ نار ہوا، جس کو کہا، ناری ہے
وہ بہشتی ہے جسے اہلِ جناں فرمایا

رشکِ فردوس ہُوا دیرِ کہن اے کافیؔ
جب سے یاں سرورِ عالم ﷺ نے مکاں بنایا

یہ شعر "نسیمِ جنت میں ہے" "دیوانِ کافی" میں نہیں ہے۔

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

ہے بشارت شبِ فرقت کے گرفتاروں کو
اور مژدہ ہے تپِ ہجر کے بیماروں کو

اس نویدِ طرب افزا کو سُنا کر تم نے
کیا سبکدوش کیا غم کے گرانباروں کو

گر نہ تم اہلِ کبائر کی شفاعت کرتے
کون پھر پوچھتا دوزخ کے سزاواروں کو

جب سُنی مخبرِ صادق ﷺ کی زباں سے یہ خوشی
شبِ فرقت میں ہوئی عید دل افگاروں کو

ذاتِ پاکِ شہِ لولاک حبیبِ رحماں ﷺ
کیا وسیلہ ہے شفاعت کا گنہ گاروں کو

گرچہ نعمائے حضوری کی تمامی دولت
مجلسِ خاص میں حاصل ہوئی حُضّاروں کو

غائبوں کو بھی سُنا دے وہ نویدِ صادق
جس نے آزاد کیا غم کے گرفتاروں کو

آپ ﷺ کا جلوۂ دیدار ہُوا بدرِ منیر
ظلمت و جہل شب کفر کے آواروں کو

یا الٰہی بطفیلِ شرفِ ختمِ رسل ﷺ
عملِ خیر کی توفیق ہو دیں داروں کو

اپنے محبوب ﷺ کی الفت سے نصیب کافیؔ
کر عطا میرے تئیں اور مرے یاروں کو

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

طفیلِ سرورِ عالم ﷺ ہُوا سارا جہاں پیدا
زمین و آسماں پیدا، مکیں پیدا، مکاں پیدا

نہ ہوتا گر فروغِ نُورِ پاکِ رحمتِ عالم ﷺ
نہ ہوتی خلقتِ آدمؑ، نہ گلزارِ جناں پیدا

شہِ لولاک کے باعث، حبیبِ پاک ﷺ کے باعث
جنابِ حق تعالیٰ نے کیا کون و مکاں پیدا

رسولُ اللہ ﷺ کی خاطر کیے جِنّ و مَلک حاضر
بنایا ماہ و انجم کو، کیا ہے بحر و کاں پیدا

جمالِ حُسن میں رعنا، کمالِ خُلق میں یکتا
کوئی پیدا ہُوا ایسا، نہ ہووے گا یہاں پیدا

اُنھی کے واسطے آدمؑ، اُنھی کے واسطے حوّا
اُنھی کے واسطے کافی کیے ہیں اِنس و جاں پیدا

☆---صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم---☆

اُمیدِ بوسۂ پائے نبی ﷺ میں
رہی حسرت نہ کیا کیا اپنے جی میں

بجا ہے، نقشِ پا میں کاش ہوتا
یہی کہتا ہوں ہر دم بے کلی میں

رسولُ اللہ ﷺ کے اَلطاف و اخلاق
پڑھے جیسے کتابِ ترمذی میں

ہُوا ثابت نہ ہوگا مثل ان کے
مَلک، جِنّ و بشر، حُور و پری میں

رُلاتی ہے اُسے شوقِ رہائی
تڑپتا ہے امیرِ مخلصی میں

نکلتی ہیں تمامی حسرتِ دل
اگر مَر جائیں گے اُن کی گلی میں

سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طُور
دکھایا اس نے یہ عالم ہنسی میں

قدِ عالی کی کچھ نسبت نہ پائے
صنوبر، سرو و شمشاد و سہی میں

کہوں کیا حال کافی ہم صفیرو!
پھنسا ہے جب سے دامِ بیکسی میں

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

مژدہ باد اے عاشقانِ خدّوخالِ حُورِعیں
طالبانِ جنّت، حُسن و جمالِ حُورِعیں

سیّدِ کونین ﷺ پر بھیجا کرو اکثر درود
ہے اگر منظور جنّت میں وصالِ حُورِعیں

کیا فضیلت ہے درودِ پاک کی صَلِّ عَلیٰ
حق تعالیٰ ہم کو بخشے گا جمالِ حُورِعیں

خامۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جاوے گا تو
وصفِ حالِ حُورِعین و وصفِ خالِ حُورِعیں

وصف ان کا کیجئے جن کے سبب حاصل ہوا
یہ جمالِ حُورِعین اور یہ کمالِ حُورِعیں

آفتابِ حُسنِ محبوبِ خدا ﷺ کے سامنے
ایک ذرّہ ہے یہ سب حُسن و جمالِ حُورِعیں

عکسِ نُورِ مصطفائی ﷺ سے ہوا آراستہ
باغِ رضواں، قصرِ جنّت، خدّوخالِ حُورِعیں

جس کسی کو ہو زیارت صاحبِ لولاک ﷺ کی
وہ نہ لائے گا کبھی کانیؔ خیالِ حُورِعیں

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

جس کو خیرالوریٰ ﷺ سے اُلفت ہے
پس وہی دوستدارِ سنّت ہے

سالکِ راہِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے
شہرِ کونین ﷺ کی معیّت ہے

حاصلِ حُبِّ سرورِ عالم ﷺ
باغِ رضواں، ریاضِ جنت ہے

ہے جو عامل بہ سُنّتِ نبوی ﷺ
اس کو دونوں جہاں کی دولت ہے

شاہِ دیں خاتمِ نبوت ﷺ کو
کیا ہی رحمت بہ حالِ اُمّت ہے

ہیں کدھر طالبانِ راہِ صفا
واسطے ان کے یہ بشارت ہے

حُبِّ [illegible] ﷺ ہمیں تو اے کانیؔ
دین و ایمان کی حقیقت ہے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

عشقِ احمد ﷺ سے دل کو راحت ہے
کیا ہی اللہ کی عنایت ہے

ذاتِ پاکِ محمدِ عربی ﷺ
عینِ رحمت ہے، عینِ رحمت ہے

حُبِّ احمد ﷺ کا نام ہے ایماں
او مُحِبّو! تمہیں بشارت ہے

گر میسّر ہو آپ کی چاہت
کیا ہی دولت ہے، کیا ہی دولت ہے

روشن و راہ دینِ مصطفوی ﷺ
واہ کیا کوچہ سلامت ہے

ہو سکے کس سے نعتِ پاک رقم
کس کے کام و زباں میں طاقت ہے

جرم کافیؔ کے بخش دے یا رب!
یہ بھی خیرُالبشر ﷺ کی اُمّت ہے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

بہارِ خُلد ہے رُوئے محمد ﷺ
شمیم جاں فزا رُوئے محمد ﷺ

سہی سروِ ریاضِ بے مثالی
قدِ رعنائے دلجُوئے محمد ﷺ

نہ دیکھا ہو زمیں پر جس نے فردوس
وہ آ کر دیکھ لے کُوئے محمد ﷺ

کوئی پیدا ہُوا ایسا، نہ ہو گا
عدیم المثل ہے خُوئے محمد ﷺ

ہمیں ہے وہ جگہ محرابِ طاعت
جہاں ہے ذکرِ ابرُوئے محمد ﷺ

دلِ وحشی ہے زنجیریں تڑاتا
بہ شوقِ یادِ گیسُوئے محمد ﷺ

بس اب کافیؔ ہے آگے جائے آداب
کہاں تُو اور کہاں رُوئے محمد ﷺ

یہ نعت "دیوانِ کافی" میں نہیں ہے۔ "بہارِ خلد" (منظوم ترجمہ شمائلِ ترمذی) میں ہے۔ ص ۴

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم---☆

کلمہ گویوں کو ہوئی کیا ہے بشاشت حاصل
اور اِس مژدۂ جاں بخش سے فرحت حاصل

کیا شرف کلمۂ طیّب کو خدا نے بخشا
صدقِ دل سے جو پڑھے، ہو اُسے جنت حاصل

مومنو روضۂ رضواں کی اگر خواہش ہے
وِرد کلمہ کا کرو خلد کی نعمت حاصل

ذکرِ کلمہ کا عجب فیض ہے سُبحانَ اللہ
جس سے ہوتی ہے دل و دین کی قوّت حاصل

اور سیرابِ ابد کام دہانِ مومن
عقل کو نورِ ضیا، روح کو راحت حاصل

منکرِ کلمۂ طیّب کے لئے دوزخ ہے
جو مقر ہے اسے فردوس کی حشمت حاصل

اپنے مُحسن شہِ لولاک ﷺ کے صدقے کافیؔ
جس کے باعث سے ہوئی دین کی دولت حاصل

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

جس کے باعث ہُوا(۱) جہاں روشن
اور خورشید و آسماں روشن

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
دینِ احمد ﷺ سے ہر مکاں روشن

خوبیٔ حُسنِ مصطفائی ﷺ سے
حُسنِ خوبی کا گلستاں روشن

ہے فروغِ جمالِ احمد ﷺ سے
قصرِ ہستی کا تاب واں روشن

ہے وہ شرعِ شریعتِ نبوی ﷺ
جس سے ہے بزمِ انس و جاں روشن

نعتِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ میں رہے
یا الٰہی! مری زباں روشن

بحرِ دیگر میں لکھ غزل کافیؔ
ہووے گی روح اور رواں روشن(۲)

۱- "نسیم جنت" میں "ہُوا" کے بجائے "کیا" ہے۔

۲- "نسیم جنت" میں یہ شعر زاید ہے:

شبِ اسرا میں ان کے قدموں سے
ہو گیا گلشنِ جناں روشن

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

جان و دل اس شہِ لولاک ﷺ پہ قرباں کیجے
ان کے قدموں پہ تصدّق یہ دل و جاں کیجے

مال کیا چیز ہے، اک جاں کی حقیقت کیا ہے
لاکھ جاں فرشِ رہِ مقدمِ جاناں کیجے

بچ گئے جس کی شفاعت کے سبب دوزخ سے
ایسے مُحسن کا ادا شکر کس عنواں کیجے

آہ جب دولتِ دیدار ہی ہم کو نہ ملی
کیوں نہ اس عمر کو صَرفِ غمِ حرماں(۱) کیجے

سامنے آپ کے اے مہرِ سپہرِ رحمت
عرض کیا کیا الم شامِ غریباں کیجے

شدّتِ رنج و محن جُرم و گُنہ کی ظلمت
یا غم و درد کو اظہار نمایاں کیجے

اب تو اے رحمتِ عالم ﷺ لبِ اعجاز سے آپ
کافیٔ خستہ و دل ریش کا درماں کیجے

۱۔ "نسیمِ جنت" میں "صَرفِ غمِ ہجراں" ہے۔

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

آبِ وصفِ ساقیٔ کوثر ﷺ سے شیریں کام ہے
ماہیٔ کوثر زبانِ مدح خواں کا نام ہے

نعت و اوصافِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ جس میں نہ ہو
وہ لب و دندان، وہ کام و زباں ناکام ہے

عینِ عرفانِ خدا عینِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ
آہوئے بے عیب اس عینِ حیا کا نام ہے

رحمتِ عالم ﷺ کی اُمّت میں ہمیں پیدا کیا
کیا مقامِ شکرِ خلّاقِ ذوی الاکرام ہے

شاہدِ مقصود کی صُورت مجھے یا رب! دکھا
جس کی خاطر یہ دلِ مشتاق بے آرام ہے

میں نہیں شاعر، مدیحِ صاحبِ لولاک ﷺ ہوں
ہم صفیرو! مجھ کو اپنے کام ہی سے کام ہے

مختتم ہے بسکہ دورِ مدح خوانی مدح خواں
پھر زباں محشر تلک یہ عاطل و ناکام ہے

کافیٔ بیمار کو وصفِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ
قوّتِ دل، راحتِ جاں، موجبِ آرام ہے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

کیا کروں لے کر فقیرانِ جہان کا تعویذ
نام حضرت ﷺ ہے مجھے حفظ و اماں کا تعویذ

سچ تو یہ ہے کہ زباں بندیٔ اعدا کے لئے
ہو گیا وصفِ نبی ﷺ میری زباں کا تعویذ

بہرِ رفعِ مَرَض و زحمت و رنج و کُلفت
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ

تم پڑھو صاحبِ لولاک ﷺ پہ کثرت سے درود
ہے عجب دردِ نہاں اور اماں کا تعویذ

بخدا ہم کو بجُز وِردِ درود و صلوات
کوئی کافی نہ ملا راحتِ جاں کا تعویذ

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

عرشِ بریں ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خُلد سرا بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کفیلِ کارِ امت، آپ شفیعِ روزِ قیامت
ہیں بے حد احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ رحمت، مصدرِ رافت، مخزنِ شفقت، عینِ عنایت
ذاتِ محمد ﷺ جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ عالم اس کا لقب ہے، خلقتِ عالم کا وہ سبب ہے
ہے کیا عالی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہرِ شفائے درد و مصیبت اور برائے رنج و ہلاکت
کافی ہے درمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عبد غفور نسّاخ نے تذکرۂ "سخن شعرا" میں یہ اشعار بطورِ نمونہ درج کئے ہیں۔ ص ۳۹۵

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

نبی ﷺ کی ذات ہے کیا مظہرِ صلاح و فلاح
محیطِ فیضِ اَتم، مصدرِ صلاح و فلاح

گدا ہوا جو کوئی بابِ مصطفائی ﷺ کا
ہے اس کے زیرِ نگیں کشورِ صلاح و فلاح

قبولِ حُسنِ عمل کے لئے درود شریف
عجیب طرح کا ہے زیورِ صلاح و فلاح

بیانِ نعتِ شریفِ جنابِ شاہِ امم ﷺ
زباں کی تیغ کا ہے جوہرِ صلاح و فلاح

بہارِ نعتِ مبارک کا مَیں ہُوا غوّاص
یہی ہے میرے لئے دفترِ صلاح و فلاح

لکھا ہے میں نے یہ دیوان بمدحِ ختمِ رسل ﷺ
لگا ہے ہاتھ عجب گوہرِ صلاح و فلاح

کیا خدا نے جو کافیؔ کو مدح خوانِ نبی ﷺ
عطا کیا بخدا افسرِ صلاح و فلاح

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

درود و رحمت و صلوات حضرت ﷺ پر پڑھا کیجیے
جنابِ مصطفیٰ ﷺ پر رات دن صَلِّ علیٰ کیجے

جہاں تک ہو سکے، اس موجبِ ایجادِ عالم ﷺ کی
صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے

مُحِبّو دوستو! شغلِ ثنائے مصطفائی ﷺ میں
تمامی رنج و راحت شادی و غم کو رہا کیجے

کمالِ دین و ایمان کی اگر خواہش ہے اے یارو!
خدائے پاک سے حُبِّ نبی ﷺ کی التجا کیجے

تمامی دولتِ دنیا اگر حاصل ہو اے کافیؔ
بہ عشقِ سرورِ عالم ﷺ فدا کیجے، فدا کیجے

کیا مطلعِ انوار مدینہ کی فضا ہے
کیا صلِ علیٰ مسکنِ محبوبِ خدا ہے

پایا ہے مدینہ نے عجب رتبۂ عالی
یہ بلدۂ طیّب شرفِ ارض و سما ہے

اُس روضۂ اقدس کو دکھا دے مجھے یا ربّ!
اس کافیٔ دلریش کی یہ تجھ سے دعا ہے

☆---صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم---☆

اے صلِ علیٰ، جُود و سخا یہ شہِ دیں ﷺ کی(۱)
لب تک بھی نہ آئی تھی کبھی بات "نہیں" کی

اے صلِ علیٰ آبِ بقا سے بھی زیادہ
بات اس لبِ شیریں دہنِ نمکیں کی(۲)

اول وہ کرے آ کے مدینہ کی زیارت
ہو جس کو طلب روضۂ فردوسِ بریں کی

یا رب! بہ طفیلِ شرفِ ختمِ رسالت ﷺ
حاجت ہو روا کافیٔ بیمار و حزیں کی

۱- "یہ" کا لفظ "دیوانِ کافی" کی نقل میں نہیں ہے
۲- "دیوانِ کافی" میں "دہان" ہے

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

رُخِ حبیبِ خدا ﷺ ہے وہ عالم آرا چاند
کہ جس کے نور سے روشن ہے ہر ستارا چاند

ظہورِ نورِ رسولِ خدا ﷺ کے باعث سے
ہُوا ہے مہرِ درخشاں پہ آشکارا چاند

سپہرِ حُسن پہ رُوئے شریف کے آگے
سُہا کی شکل ہے ادنیٰ سا ایک تارا چاند

جبیں کے نور پہ خورشید لاکھ بار نثار
ہلالِ ناخُنِ پائے نبی ﷺ پہ وارا چاند

تجلّیٔ شبِ معراج کی نہ لایا تاب
فلک سے کر گیا اس رات میں کنارا چاند

بہ جُزِ اشارۂ انگشتِ صاحبِ لولاک ﷺ
دوبارہ پھر نہ فلک پر ہُوا دو پارا چاند

پڑی ہے شرق سے تا غرب دھوم اے کافیؔ
کہ آسماں سے بروئے زمیں اتارا چاند

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

رسولُ اللہ ﷺ کی ہم کو شفاعت کا وسیلہ ہے
شفاعت کا وسیلہ اور رحمت کا وسیلہ ہے

عجب ذاتِ مکرم ہے کہ ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو
جنابِ شافعِ روزِ قیامت ﷺ کا وسیلہ ہے

بچو گے مومنو تم گرمیٔ خورشیدِ محشر سے
لوائے حمد کے ظلِّ رسالت کا وسیلہ ہے (۱)

بہ شکلِ عندلیبِ زار میں دن رات کہتا ہوں
کہ مجھ کو اُس گلِ باغِ رسالت کا وسیلہ ہے

جنابِ رحمتِ عالم ﷺ شفیعِ امتِ مجرم
ہمارے واسطے کافی شفاعت کا وسیلہ ہے

۱- "نسیمِ جنت" میں مصرع یوں ہے۔ "لوائے احمدی ﷺ ظلِ کرامت کا وسیلہ ہے"

☆---صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم---☆

چمکا جہاں میں جب مہرِ اقبالِ مصطفیٰ ﷺ
ماہِ سپہر ہو گیا پامالِ مصطفیٰ ﷺ

اک زلزلہ سا کوشکِ کسریٰ میں پڑ گیا
چمکی جو برقِ شوکتِ اجلالِ مصطفیٰ ﷺ

دعویٰ ہُوا ہے کانِ جواہر کا گوش کو
سُن کر حدیثِ لعلِ پُر افضالِ مصطفیٰ ﷺ

بس آرزو یہی دلِ حسرت زدہ کی ہے
سنتا رہے شمائل و احوالِ مصطفیٰ ﷺ

کافی ہے اپنے واسطے گر منکر و نکیر
دکھلائیں لا کے قبر میں تمثالِ مصطفیٰ ﷺ

☆--- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ ---☆

رحمتِ عالم ﷺ سے ہے ایوانِ رحمت کا رسوخ
باعثِ خیر الوریٰ ﷺ کی ہے شفاعت کا رسوخ

واسطے ذاتِ مبارک صاحبِ لولاک ﷺ کے
ہے عیاں قصرِ سپہرِ کاخِ جنت کا رسوخ

حق تعالیٰ نے دیا ہے خیرِ امت کا خطاب
ہو گیا حضرت ﷺ کے باعث کیا اس امت کا رسوخ

انجم و افلاک کی بُنیاد بھی پیدا نہ تھی
تھا یہی خُتمِ رسالت ﷺ کی رسالت کا رسوخ

مظہرِ فیضِ اَتم ہے سرورِ عالم ﷺ کی ذات
واں شفاعت ہے وسیلہ' یاں ہدایت کا رسوخ

مومنو! ایمانِ کامل اس نے حاصل کر لیا
جس کو حاصل ہو گیا ان کی محبّت کا رسوخ

ہر بلائے مبتلا کے دُور ہونے کے لئے
ہم کو کافی ہے وسیلہ نعتِ حضرت ﷺ کا رسوخ

☆--- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ ---☆

نبیؑ مکرّم ﷺ نبیؐ امیں ہیں
شفیعُ الوریٰ خاتمُ المرسلیں ﷺ ہیں

وہ ایسے نبی ہیں کہ جن کے سبب سے
زمین و زماں اور مکان و مکیں ہیں

وہ ہیں بحرِ ذخّارِ احسان و رحمت
وہ سب خلق کے برترین(۱) و گزیں ہیں

اس عالم میں غم خوارِ ہم عاصیوں کے
بروزِ جزا شافعُ المذنبیں ﷺ ہیں

سلام و صلوٰۃ و درود و تحیّت
کسی دوسرے کو نہیں ہیں' نہیں ہیں

ملا ہم کو کیا خوب کافی وسیلہ
ہمارے لئے خاتمُ المرسلیں ﷺ(۲) ہیں

۱۔ "نسیمِ جنت" میں "بہترین" ہے۔
۲۔ "نسیمِ جنت" میں مصرع یوں ہے: "ہمارے نبی ﷺ رحمتِ عالمیں ہیں"

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہؓ سربسر روئے
تمامی حاضرانِ مجلسِ خیرُ البشر ﷺ روئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت ﷺ کی مجبوری
کہو پھر عینِ غیرت سے نہ کیونکر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستُونِ عاشقِ بے تاب کی زاری
رسولُ اللہ ﷺ کے اصحابؓ کہئے، کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جس پر نہ تھی رقت
بہت روئے، نپٹ روئے، تمامی بیشتر روئے
پھرا جاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا
کہ کس کس طرح سے اصحابؓ باسوزِ جگر روئے
ادھر گرمِ فغاں تھا وہ ستُوں صدمہ سے فرقت کے
ادھر یہ شدتِ رقت سے با صد چشمِ تر روئے
ستوں خاموش ہوتا تھا، نہ یہ رونے سے چپکے تھے
وہ آہیں مار چلّایا، یہ دل کو کھول کر روئے
ستوں نے یہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اس دم
شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے
رسولُ اللہ ﷺ کی الفت مُحبّو! عینِ ایمان ہے
فراقِ مصطفٰی ﷺ میں اہلِ ایماں عمر بھر روئے
تصوّر آ گیا رونے میں جب لمعانِ دنداں کا
تو مشتاقانِ دندانِ نبی ﷺ سلکِ گہر روئے
لبِ لعلِ مبارک کے جو مشتاقِ زیارت تھے
بجائے اشک عینِ شوق سے لختِ جگر روئے
بشکلِ ابر اے کافی یہ مجبوروں کا عالم ہے
یہاں روئے، وہاں روئے، اِدھر روئے، اُدھر روئے

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ---☆

تعالیٰ شانہٗ، کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے
کہ شکلِ بید، یاں دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکتِ احمد ﷺ زباں تک میری آ جانا
کہ تیرے ہی وسیلے سے قلم کافی اٹھاتا ہے
بہ دل اس کو سنو اے عاشقانِ صورتِ احمد ﷺ
سراپا سیّدِ کونین ﷺ کا کافی سُناتا ہے
یہ کس کے شوقِ گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ
کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے
ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضابی کے
تو اب کافی قلم بھی شاخِ مہندی سے بناتا ہے
ہُوا ثابت حدیثوں سے جو وصفِ سُرمہ راشد
تو اب ہم کو بھلا کُحلِ جواہر کب خوش آتا ہے
کہوں کیا حَبَّذا عالم لباسِ مصطفائی ﷺ کا
یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن ٹکڑے اڑاتا ہے
بیانِ موزہ ہو یا ذکرِ نعلینِ مبارک ہو
غرض ہم خاکساروں کو یہی چرچا خوش آتا ہے
بیانِ خاتم و ذکرِ تختّم کو بہم لکھیے
دلِ مشتاق یہ تقریب اب ہم کو سجھاتا ہے
بہ ہنگامِ بیانِ وصفِ سیفِ سرورِ عالم ﷺ
دمِ تیغِ زباں کیا کیا نئے جوہر دکھاتا ہے
بحالِ وصفِ دستارِ جنابِ سرورِ عالم ﷺ
دلِ مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتارِ مبارک کو
یہی رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے

یہ فیضِ وصف اجلاسِ شہِ لولاک ﷺ ہے کافی
کہ تیری نظم کو اورنگِ شہرت پر بٹھاتا ہے

جناب تکیہ گاہِ بیکساں ﷺ کا بالش و تکیہ
ہمیں جب یاد آتا ہے تو دل لوٹا ہی جاتا ہے

شرف کیوں کر نہ اس میوہ کو ہو اثمارِ جنت پر
لبِ لعلِ مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے

بذکرِ وصفِ آب و طرزِ آشامیدنِ حضرت ﷺ
مذاقِ جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے

صبا کس کے تعطُّر کی خبر لائی کہ گلشن میں
گلاب و کیوڑہ اب آبِ خجالت میں نہاتا ہے

کلامِ سرورِ عالم ﷺ کا یہ فیضِ نمایاں ہے
کہ جہل و کفر کے مُردوں کو وہ اب تک جلاتا ہے

لبِ خنداں کا اُس گُل کے، یہ اعجازِ تبسُّم ہے
کہ جو کُنجِ قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے

کسے طاقت، اٹھائے سختیاں راہِ عبادت میں
رسولُ اللہ ﷺ کا جو حوصلہ سختی اٹھاتا ہے

ہ، بہت بُکائے شافعِ محشر ﷺ سے یہ کافی
کہ رونا آپ ﷺ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

بیانِ بستر و فرشِ جنابِ سرورِ عالم ﷺ
جہاں کے مُنعموں کو خوابِ غفلت سے جگاتا ہے

بیاں کس طرح کیجے آپ ﷺ کے حلم و تواضع کو
کہ یاں خامہ بعینِ عاجزی سر کو جھکاتا ہے

ہُوا معلوم، ہے مسنُون لینا خونِ فاسد کا
کہ اکثر یہ عمل اَمراضِ جسمی سے بچاتا ہے

درود و رحمت و صلوات کا پڑھنا مناسب ہے
کہ اسمائے مبارک کا شُمارِ وصف آتا ہے

قیامت سے نہیں کم انتقالِ سرورِ عالم ﷺ
کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رُلاتا ہے

رسولُ اللہ ﷺ کی میراث عینِ ترکِ دنیا ہے
مُحِبّوں کو یہ چرچا حُبِّ دنیا سے چھڑاتا ہے

مدد کرتا ہے جس کی، طالعِ بیدار اے کافی
رسولُ اللہ ﷺ کا وہ خواب میں دیدار پاتا ہے

مولانا کفایت علی کافی شہید (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے شمائل ترمذی کے منظوم ترجمے میں، تمام ابواب کے آغاز میں جو اشعار لکھے ہیں، ان کے انتخاب نے نعت کی یہ صُورت اختیار کی ہے۔

کیا جنابِ شہِ ابرار ﷺ ہے سُبحانَ اللہ
کیا نبی احمدِ مختار ﷺ ہے سبحان اللہ

آپ کا نام اذان اور اقامت میں مُدام
کیا ہی شہرت سے نمودار ہے سبحان اللہ

اور کلمہ میں پسِ ذکرِ خدا نامِ رسول ﷺ
ہمرہِ رفعتِ اذکار ہے سبحان اللہ

الغرض نامِ خدا سے نہیں ان کو فرقت(ا)
کیا معیّت کا یہ اظہار ہے سبحان اللہ

معنیٔ سورۂ والشمس عیاں عارض سے
والضحیٰ رُوئے پُر انوار ہے سبحان اللہ

خوئے اخلاق و کرم، حسن و جمال و احساں
حمد و تحسیں کا سزاوار ہے سبحان اللہ

ایک دم بھی نہ لگا عرش تک(ا) آتے جاتے
نُور الابصار یہ رفتار ہے سبحان اللہ

لاکھ منزل سے پہنچتا ہے سلامِ امت
عین اعجاز یہ دربار ہے سبحان اللہ

بے نصیب اہلِ کبائر بھی شفاعت(ا) سے نہیں
کیا ہی رحمت کی یہ سرکار ہے سبحان اللہ

سرورِ صاحبِ معراج ﷺ کے قدموں کے لئے
عرش جولاں گہِ رفتار ہے سبحان اللہ

حبّذا صَلِّ عَلٰی لطفِ حدیثِ نبوی ﷺ
راحتِ روح یہ گفتار ہے سبحان اللہ

مہبطِ آیتِ تطہیر و تمامی عفت
آپ کی عترتِ اطہارؓ ہے سبحان اللہ

مرتضٰی شیرِ خداؓ اور جنابِ حسنینؓ
اور بنتؓ شہِ ابرار ﷺ ہے سبحان اللہ

جلوۂ آیتِ تطہیر و فروغِ عصمت
شان سے ان کی نمودار ہے سبحان اللہ

صدرِ ایوانِ خلافت میں وزیرِ اعظم
یارِ غارؓ شہِ ابرار ﷺ ہے سبحان اللہ

اور میدانِ فتوّت میں جنابِ فاروقؓ
عادل و جابرِ کفّار ہے سبحان اللہ

اور عثمانِ غنیؓ بحرِ سخا ذی النّورین
کیا حیا مند و حیا دار ہے سبحان اللہ

سورۂ دہر سے ثابت ہے مناقب جس کا
وہ علی حیدرِ کرّارؓ ہے سبحان اللہ

مدح خواں کافیؔ محتاج نہ جائے محروم
رحمتِ عام یہ دربار ہے سبحان اللہ

☆---صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ---☆

برق کو آتشِ غیرت سے جلاتے جاتے
شعلۂ طور کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
کسوتِ نور ہی مُردے کو پنہاتے جاتے
دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے
گلِ نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

ہیں کبھی طالعِ واژوں کی شکایت کرتے
ہیں کبھی جیب و گریبان کو غارت کرتے
شجرِ حشرِ وطن کے لئے حسرت کرتے
ہر سحر رُوئے مبارک کی زیارت کرتے
داغِ حرماں دلِ محزوں سے مٹاتے جاتے

جرأتِ شوق کا اندازِ ترقی دیکھو
دلِ عُشّاق کے عنوانِ تمنا دیکھو
دست رس ہوتے اگر ان کے قدم تک دیکھو
پائے اقدس سے اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو
روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

ہوتے صدقے کبھی ناقے کے، کبھی محمل کے
ساربان، کے کبھی ہاتھوں کی بلائیں لیتے
شوق سے وجد کے عالم میں جو پیرا کرتے
دشتِ اسرا میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے

رہ گئے آہ یہ ارمان دلِ مضطر کے
ہوتے زوّار جو اس انجمنِ انور کے
متصل اس کے اور اس قامتِ جاں پرور کے
سرِ شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کر کے
دلِ دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے

ایسی قسمت تھی کہاں اے گلِ غمگیں اپنی
کھلتے آنکھوں سے جو نعلینِ مبارک ان کی
یہی دولت تو ہمیں آہ میسّر ہوتی
قدمِ پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آ جاتی
چشمِ مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے

ایک سر کیا کہ میسّر ہوں اگر لاکھوں سر
بس یہی حسرت و افسوس ہے ہر شام و سحر
سر بسر کیجیو قربان بس ان قدموں پر
خواب میں دولتِ دیدار سے ملتے وہ اگر
بختِ خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے

کیوں نہ ہوں گرمِ فغاں سینہ فگاروں کی طرح
شعلہ زن زخمِ جگر ہیں یہ ہزاروں کی طرح
آہ کیوں پہنچے نہ جو راز نظاروں کی طرح
دستِ صیاد سے جو چھوٹے ہزاروں کی طرح
چمنِ کوچۂ دلبر ہی میں آتے جاتے

تھک کے ہم رہ گئے ہیں ہم سفرو! تم میں سے
گر کوئی منزلِ مقصود کو جیتا پہنچے
میری جانب سے بہ آداب' یہی عرض کرے
کاش کُشتۂ دیدار کو زندہ کرتے
لبِ اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

☆---سراپائے سرکار ﷺ---☆

سراپا وہ صلِّ علیٰ آپ ﷺ کا تھا
کہ ہر عضو حُسنِ تجلّی نُما تھا

حبیبِ خدا ﷺ کا جمالِ مکرم
سزاوارِ تحسین و حمد و ثنا تھا

جبینِ مصفّا میں چینِ مصفّا
ہلال اور ماہِ تمام ایک جا تھا

بہارِ لطافت میں بے مثل و ثانی
گُلِ بے خزاں عارضِ مصطفیٰ ﷺ تھا

مدوّر جو کہتے ہیں چہرے کا عالم
وہ تدویر سے بھی وراء الورا تھا

وہ صَلِّ علیٰ گندمی رنگ ان کا
کہ غازہ رُخِ عالمِ نور کا تھا

چمکتا تھا کیا نورِ حُسنِ صباحت
فروغِ ملاحت دمکتا ہُوا تھا

مزیّن بہ پیرایۂ اعتدالی

وہ چشمِ مبارک کی روشن سیاہی
کہ سرچشمۂ نور جس کا گدا تھا

وہ دندان و لب غیرتِ دُرّ و مرجاں
وہ حُسنِ تبسّم کا عالم نیا تھا

وہ بحرِ تبسّم میں موجِ تبسّم
کہ دریوزہ گر جس کا آبِ بقا تھا

وہ حسنِ ادا کس زباں سے ادا ہو
تبسّم میں ان کے جو حسنِ ادا تھا

کرے اس شمائل کا کیا وصف کافیؔ
سراپا سبھی خوبیوں سے بھرا تھا

یہ نعتیہ نظم "دیوانِ کافی" میں نہیں۔ مثنوی "خیابانِ فردوس" کی زینت ہے۔

☆---رحلتِ خیر البشر ﷺ---☆

جہاں میں شورِ محشر کس قدر ہے
قیامت رحلتِ خیرُ البشر ﷺ ہے

ملک، جنّ و بشر ہیں زار و نالاں
زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے

رسولُ اللہ ﷺ کا نظروں سے چھپنا
اگر سمجھو، بڑا داغِ جگر ہے

وفاتِ سیّدِ کون و مکاں ﷺ سے
سرِ شوریدہ عین دردِ سر ہے

انھی(۱) کے رُوئے اطہر کا تصوّر
ہمیں تو رات دن، آٹھوں پہر ہے

اندھیرا کیوں نہ ہو سارے جہاں میں
چھپا پردے میں وہ رشکِ قمر ہے

نہیں گر سامنے وہ رشکِ گلشن
رگِ گُل چشمِ تر میں نیشتر ہے

کہاں تک صدمۂ فرقت اٹھائیں
کدھر وہ جذبۂ آہِ سحر ہے

تڑپنا ہے تپِ فرقت میں کافی
کوئی کرتا نہیں واں تک خبر ہے

۱- "بہارِ خلد" میں اُنھی کے بجائے "کسی" لکھا ہے

☆---صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

اے بتاثیرِ سحر عکسِ رُخِ تابان تو
آبِ حیواں رشحۂ آبِ لبِ خندان تو

اے طفیلِ خاک پایت رونقِ باغِ جہاں
گلشنِ ایجاد برگے از بہارستانِ تو

حبّذا صلِّ علیٰ اے گیسوئے خیرُالوریٰ ﷺ
مشکِ اذفر نفحۂ از جنبشِ دامانِ تو

از تجلّیٔ رُخَت خورشید باشد لمعۂ
ماہ فیضے ناخنے از دستِ نورافشانِ تو

باغِ عالم از بہارِ حُسنِ تو باشد گلے
آسماں لوحِ منقش از نگارستانِ تو

اے نگاہت جوہرِ آئینہ نورِ یقیں
دیدۂ اہلِ بصیرت ہر زماں قربانِ تو

اے وجودت آفتابِ آسمانِ معرفت
صد جہانِ اہلِ عرفاں روشن از عرفانِ تو

رحم کن، رحمے نما یا رحمۃً للعٰلمیں
اے کلیدِ رحمتِ حق در کفِ احسانِ تو

درد دا، دردِ سر از لُطف بکشا یک نظر
اے شفاءِ دردِ من وابستۂ درمانِ تو

صد جہاں عاصی بہ میدانِ شفاعت روزِ حشر
کم زِ کوئے درمیانِ عرصۂ جولانِ تو

ہم بروحِ عترتِ اطہارؓ و اہلِ بیتِ تو
ہم بجانِ پاکِ اصحابِؓ معظّم شانِ تو

بر اُمیدِ آنکہ بعد از روزگارے بشنوم
یک جواب از لعلِ سیراب و لبِ خندانِ تو

می کند ابلاغ تسلیم و سلامِ بے شمار
بندۂ کافیؔ بروحِ پُر فتوحِ جانِ تو

☆---صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم---☆

السّلام اے طفیلِ تو بہارِ عالم
جلوۂ شام و سحر نقش و نگارِ عالم

السلام اے کہ زِ فیض و شرفِ مقدمِ تو
سُرمۂ چشمِ فلک گشت غبارِ عالم

السلام اے کہ ز برکات وَ یُمنِ ذاتت
ہست پیدا ہمہ تسکین و قرارِ عالم

گر نبودے بہ جہاں جلوۂ شاہِ لولاک ﷺ
روئے خورشید ندیدے شبِ تارِ عالم

گشت ویرانۂ گیتی زِ قدومت گلشن
ہست آباد زِ فیضِ تو دیارِ عالم

ہست ذاتت بہ یقیں رحمتِ عالم شاہا!
چون نباشد بَدَرِ پاکِ تو بارِ عالم

کافیؔ تشنہ لب از لطفِ تو خواہد آبے
اے زِ ابرِ کرمت تازہ بہارِ عالم

سرت گردم بمیدانِ شفاعت
نظر فرما بہ خواہانِ شفاعت

جبینت مطلعِ خورشیدِ احساں
جمالت ماہِ تابانِ شفاعت

سر افرازی بتاجِ عزّ و تمکیں
سر افرازی بہ ایوانِ شفاعت

سحابِ رحمتے بر فرقِ عالم
محیطِ مکرمت کانِ شفاعت

برائے تشنگانِ روزِ محشر
وجودت ابرِ نیسانِ شفاعت

گرفتارم بأسقامِ جرائم
علاجم کُن بدرمانِ شفاعت

چہ بیم از آفتابِ روزِ محشر
بہ ظلِّ مہرِ تابانِ شفاعت

گدایانِ درت را یاد آری
بروزِ حشر بر خوانِ شفاعت

بحالِ کافیِ مسکیں کرم کُن
کہ شایانِ بسامانِ شفاعت

بہارِ خلد - ص ۳۲

السلام اے خاتمِ دورِ رسالت ﷺ السلام
السلام اے مطلعِ انوارِ رحمت ﷺ السلام (۱)

السلام اے ماہِ کامل بر سپہرِ اصطفا (۲)
السلام اے مہرِ رخشانِ جلالت ﷺ السلام

السلام اے پیشوائے جادۂ صدق و صفا
السلام اے ہادئ راہِ ہدایت ﷺ السلام

السلام اے جوہرِ آئینۂ خُلقِ عظیم
السلام اے گوہرِ بحرِ فتوّت ﷺ السلام

السلام اے خسروِ اقلیمِ اعطا و سخا
شہریارِ کشورِ آبادِ شفاعت السلام

السلام اے مردُمِ عینِ حیا و مروے
دیدۂ احسان را عینِ بصیرت ﷺ السلام

السلام اے مخزنِ الطاف و افضال و کرم
مصدرِ اعطا و ابدالِ عنایت ﷺ السلام

سیّدِ ساداتؑ فخرِ انبیاؑ ختمِ رسل ﷺ
سرورِ کونین سلطانِ نجابت ﷺ السلام

اے فروغِ عارضت معنیٔ طٰہٰ آشکار
وَے جبینت مظہرِ نورِ ہدایت السلام

قاصرم از شرحِ حرفے از کتابِ حُسنِ تو

گر بگویم یا نویسم تا قیامت السلام

بر امیدِ یک جواب از لعلِ جاں بخشائے تو

صد ہزاراں جانِ مشتاقاں فدایت السلام(۳)

اے جنابِ اہلِ بیت و سیدِ کون و مکاں ﷺ

مہبطِ آثارِ تطہیر و طہارت السلام

السلام اے چار یارِ باصفا ارکانِ دیں

مجمعِ جود و سخا، صدق و عدالت السلام

بندۂ کافی بخدامِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ

می کند معروض ہر ساعت بساعت السلام

۱- "نسیم جنت" میں دوسرا مصرع یوں ہے: "اے وجودت مطلعِ انوارِ رحمت السلام"

۲- "نسیم جنت" میں "بر سپہرِ اصفیا" ہے۔

۳- "نسیم جنت" میں "فدایت" کے بجائے "قربت" لکھا ہے۔

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

السلام اے نبی کریم نہاد ﷺ

السلام اے خلاصۂ ایجاد ﷺ

السلام اے حبیبِ یزدانی ﷺ

السلام اے رسولِ رحمانی ﷺ

السلام السلام خیرِ انام ﷺ

السلام اے نبی ذوی الاکرام ﷺ

السلام اے نبی ﷺ شفیعِ امم

عینِ احسان و رحمتِ عالم ﷺ

السلام اے انیسِ مسکیناں ﷺ

السلام اے جلیسِ غم گیناں ﷺ

السلام اے رفیقِ بیماراں ﷺ

السلام اے شفیقِ غم خواراں ﷺ

بجنابِ تو کافیٔ ناکام

می کند عرض صد صلوٰۃ و سلام

مثنوی "نسیم جنت" از مولانا کفایت علی کافیؔ مراد آبادی شہیدؒ۔ ص ۳۴

☆---صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم---☆

السلام اے شہِ لولاک حبیبِ یزداں ﷺ
السلام اے چمنِ حُسن و ریاضِ احساں

السلام اے شرف و عزّتِ نوعِ انساں
السلام اے سبب و موجبِ ایجادِ جہاں

السلام اے زِ گلستانِ بہارِ رویت
ہست برگِ گُلِ خوشرنگ ریاضِ رضواں

السلام اے مہِ کامل بہ سپہرِ ارشاد
جلوۂ آیتِ رحمت زِ کلامت تاباں

السلام اے رُخِ تو مہرِ سماءِ اجلال
از لبِ لعلِ تو صد چشمۂ کوثر جوشاں

السلام اے شرفِ حُسن و جمال و خوبی
لمعۂ عکسِ رُخت خوبیٔ ماہِ کنعاں

رفعتِ ذکرِ تو خورشیدِ جہانِ شہرت
عظمتِ خُلقِ تو ثابت زِ نصوصِ قرآں

اے کہ دریوزہ گرانند ز بحرِ کرمت
منبع و معدن و ہم قُلزُم و ابرِ نیساں

گر نگاہے بکنی گاہ ز عینِ اعجاز
مشکلِ کافیٔ دل ریش بگردد آساں

☆---چند اشعارِ نعت---☆

مولانا کفایت علی کافیؔ شہید (علیہ الرحمہ) کی بعض ایسی نعتوں کے چند اشعار ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں جو فی الحال ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ اگر قارئینِ محترم کے سامنے ہوں تو ازراہِ نوازش ان کی عکسی نقل ہمیں مہیا فرمائیں تاکہ ماہنامہ "نعت" کے تمام قارئینِ کرام ان سے مستفید ہوں:

ہوئے پیدا رسولِ قدر دانِ مکّہ و بطحا
حبیبِ کبریا ﷺ عزّت رسانِ مکّہ و بطحا
کوئی پیدا ہوا انساں، نہ ہووے گا کوئی کافیؔ
قسم کھاتا ہوں میں با عزّ و شانِ مکّہ و بطحا

ہے وہ یکتائے عالمِ ایجاد
اس کا ثانی کوئی ہُوا ہی نہیں

زیارت گاہِ عالم ہے مکانِ مولدِ حضرت ﷺ
شفائے اہلِ ایماں ہے بیانِ مولدِ حضرت ﷺ

ہوئے تولُّد حبیبِ رحماں ﷺ خدا کا ان پر درود دائم
کہیں بہم ہو کے جنّ و انساں، خدا کا ان پر درود دائم

پیدا ہوئے خیرُ الوریٰ، صَلّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ
پیدا ہوئے نورُ الہدیٰ صلّوا علیہ و آلہٖ

جنابِ فخرِ عالم سیّد و سرور ﷺ ہوئے پیدا
شفیعِ دردمنداں، شافعِ محشر ﷺ ہوئے پیدا

ہوئے حضرت محمدؐ مصطفیٰ ﷺ صلِّ علیٰ پیدا
ہوئے حضرت رسولؐ اللہ احمد مجتبیٰ ﷺ پیدا
جنابِ صاحبِ لولاک ﷺ کی مانند اے کافی
نہیں کوئی ہُوا پیدا، نہیں کوئی ہُوا پیدا

شبِ ولادتِ ختمِ پیمبراں ﷺ ہے آج
شبِ ولادتِ سردارِ سرداراں ﷺ ہے آج

پیدا ہُوئے رسُولِ خدا ﷺ مومنو صلوات
اُس صاحبِ لولاک ﷺ پہ ہر دم کہو صلوات

نورِ ایماں ہُوا درود شریف
دُررِ افشاں ہُوا درود شریف

ہے آیتِ رفعت وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ
با رایتِ شہرت وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ

صیقلِ نعلی کرامتِ پیراہنِ شریف
کیا تازہ تر ہے صورتِ پیراہنِ شریف

تھا جو گلدستۂ گلزارِ تجلّی وہ قد
سایہ سے دُور رہا سروِ روانِ اعجاز
نرگسِ گلشنِ مَا زاغ ہے وہ چشمِ شریف
ہوئے مژگانِ مبارک رگِ جانِ اعجاز
سوزنِ گم شدہ صدیقہؓ نے پائی اپنی
کھُل گیا کچھ بہ تبسّم جو دہانِ اعجاز

دکھا دے بلدۂ طیّب، دکھا دے روضۂ اقدس
دکھا دے گنبدِ خضرا کہ تسکینِ دل و جاں ہو
دکھا دے وہ بھی دن یا رب کہ حاضر ہو کے یہ کافی
جنابِ مصطفیٰ ﷺ کے آستانہ پر غزل خواں ہو

کافی یہ تمنّائے دلی ہے کہ دمِ مرگ
گر آہ جو کھینچوں تو کہوں "ہائے مدینہ"

گر جنوں بھی ہو تو عشقِ احمدی ﷺ کا ہو جنوں
ہو اگر سودا تو سودائے جنابِ مصطفیٰ ﷺ

گُل سے الفت اور نہ مجھ کو گلستاں سے اختصاص
ہے مگر مدحِ شفیعِ عاصیاں ﷺ سے اختصاص

☆--- آخری غزل ---☆

کوئی گُل باقی رہے گا، نے چمن رہ جائے گا
پر رسولُ اللہ ﷺ کا دین حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو! باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بُلبلیں اڑ جائیں گی، سُونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں ہو تم
اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

نامِ شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتنؑ رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک ﷺ کے اوپر درُود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافیؔ ولیکن حشر تک
نعتِ حضرت ﷺ کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں "مولانا گرفتار ہوئے۔ پھانسی کا حکم ہوا تو مسرور ہوئے۔ جب قتل گاہ پر مولانا کو لے جایا گیا تو یہ غزل پڑھتے ہوئے خراماں خراماں تشریف لے گئے.........." (جنگِ آزادی ۱۸۵۷ (واقعات و شخصیات)۔ ص ۵۶۵) / ارمغانِ نعت۔ ص ۱۲۴ ---- یہ اشعار دیوانِ کافی' خیابانِ فردوس' نسیمِ جنت' بہارِ خلد ---- کسی کتاب میں نہیں ہیں۔

خواتین کی نعت گوئی

(اشاعتِ خصوصی)

۱۔ صفحہ ۱۸۸ پر ایڈیٹر نعت نے ثریا زیبا کے ذکر میں زیبا ناروی کے بعد "زیبا دُرّانی" کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ہو سکتا ہے، زیبا دُرّانی بھی خاتون نہ ہوں ---- محترم عارف محمود مجوّر رِضوی اپنے مکتوب مرقومہ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا خیال درست ہے۔ ان کا پورا نام مع تخلص احسان اللہ خاں زیبا درانی ہے۔ یہ بزرگ شاعر حضرتِ سیماب اکبر آبادی سے شرفِ تلمذ رکھتے ہیں۔ آج کل عارضۂ قلب اور پھر فالج کے اثرات کے باعث شدید قسم کی نقاہت سے دوچار ہیں۔ محلہ قاضی پورہ گجرات شہر کے قدیمی رہائشی ہیں۔ نہایت پختہ گو شاعر ہیں۔ فی الحال ان کا کوئی شعری مجموعہ شائع نہیں ہو سکا"۔

۲۔ زینت بی بی مجوبؔ کے حوالے سے جناب عارف محمود مجوّر رضوی لکھتے ہیں:

(الف) میرے ذخیرۂ کتب میں "گلبنِ نعت" کا ۱۵ ذی قعد ۱۲۹۷ھ کا مطبع ریاضِ ہند' امرتسر کا چھپا ہوا نسخہ ہے۔ عام سائز کے ۵۰ صفحات ہیں جس کے مندرجات ماہنامہ نعت (خواتین کی نعت گوئی) کے صفحہ ۲۲۴ پر بیان کردہ تفصیل کے عین مطابق ہیں۔ ڈاکٹر ریاض مجید کے مقالہ "اردو میں نعت گوئی" میں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں' وہ بہت حد تک صحیح و درست ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا نسخے کے صفحہ ۴۸ پر مصنفہ "سببِ تصنیفِ کتاب" کے عنوان سے رقم طراز ہیں:

"بعدِ حمدِ خالقِ جن و بشر حاکمِ قضا و قدر و نعتِ سیدِ کائنات خلاصۂ موجوداتِ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام، من اللہ الاکبر سراسر معیوب مجوبؔ سیہ اختر مدعا طراز ہے کہ فنِ شاعری منصبِ عالی ہے۔ میری طبیعتِ ناقص اس منصب سے بباعثِ رنجوری و بے علمی خالی ہے۔ یہ عاجزہ تیراں سال کی عمر سے ایسے مرض مہلک میں مبتلا ہے کہ یہاں جس کا ذکرِ تکالیف و تشریح تعب نامناسب و بے جا ہے۔ اگرچہ طبیعت پہلے سے غزلیات و اشعار کی مبدع تھی لاکن ان کی تشہیر کرنے سے بباعث امتناعِ والدِ ماجد کے مجبور اور روکی

رہی۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ حضرت سیدُ الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام مع دیگر انبیاءِ نامدار مثلِ حضرتِ آدمؑ و حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ تشریف فرما ہیں۔ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے محجوب کچھ سُنا۔ ایک نعت رو رو کر سنائی۔ حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے محظوظ اور منبسط ہو کر مجھے پیار کیا۔ آنکھ کھل گئی' چہرہ آنسوؤں سے اسی طرح تر تھا۔ مجھے جو شوق اور قلق اس وقت عارض ہوا' اس کے بیان سے زبان عاجز ہے۔ اسی روز سے نعت گوئی کا شوق دامن گیر ہوا۔ یہاں تک کہ پندرہ روز میں یہ کتاب "گلبنِ نعت" مرتب کی۔ محبّت اور سوز گداز و حال کچھ اور چیز ہے اور سخن گوئی و سخن فہمی و قال کچھ اور چیز۔ اس گلبن کی سرسبزی کا منشا دردمندی ہے اور یہ نونہالِ شوق التہاب کا ثمرہ ہے۔ اس گلبنِ نعت کے مقتضیوں سے اور اس ریاضِ شوق کے تماشائیوں سے چشم امید ہے کہ اگر کسی نعت کے پھول میں پژمُردگی احساس کریں' خارِ طعن سے خستہ نہ فرماویں اور آبِ زلالِ عفو سے شاداب کریں اور دعائے خیر سے عنداللہ نہ بھولیں۔ مصرع والعذر عند کرام الناس مقبول"۔

(ج) "گلبنِ نعت" تاریخی نام نہیں ہے۔ اس سے تو فقط ۶۲۲ عدد برآمد ہوتے ہیں۔

(د) صفحہ ۴۹ پر مصنفہ کے والد انور شاہ انورؔ امرتسری کا سلسلہ آباؤ اجداد حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ تک درج ہے۔

(ہ) مذکورہ بالا نسخے کے کچھ مصرعے ماہنامہ "نعت" میں مندرج مصرعوں سے مختلف بھی ہیں۔

(و) اس نسخے میں مصنفہ کا نام "رینب بی بی" تحریر ہے جسے زیادہ سے زیادہ "زنیب بی بی" سمجھا جا سکتا ہے۔ اس سب سے قدیم نسخے (مطبوعہ ۱۲۹۷ھ) کی روشنی میں محجوبؔ کو زینت بی بی کے نام سے موسوم کرنے کا معاملہ بھی نظرِ ثانی کا محتاج ہے"۔

(اداراتی نوٹ: (۱) مکرم عارف محمود مہجورؔ رضوی سے درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ ۱۲۹۷ھ کے مطبوعہ نسخے کی عکسی نقل "نعت لائبریری" کے لئے عطا فرمائیں (۲) زیرِ گفتگو نسخہ اگر قدیم ترین بھی ہو تو بھی نام کے معاملے میں تین وجود سے لائقِ اعتبار نہیں۔ اولاً" اس لئے کہ بعد کے نسخوں میں' پہلے نسخے کی غلطی کو درست کیا جاتا ہے۔ ثانیاً" اس

لئے کہ یہاں "رینت بی بی" تحریر ہے۔ یہ کتابت کی ایسی غلطی ہے جو پروف خوانی کی سٹیج پر درست نہیں ہوئی۔ معنیٰ یہ ہوا کہ شاعرہ کا نام یہاں سہوِ کتابت کا شکار ہُوا ہے۔ چنانچہ اس پر اعتبار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ثالثاً" اس لئے کہ بعد کے ایڈیشنوں میں اور تذکروں وغیرہ میں نام "زینت بی بی" ہی ہے)

(۳) مشہور ماہرِ فلکیات "جوہرِ تقویم" کے مصنف اور دیگر کئی کتابوں کے خالق' محترم ضیاء الدین لاہوری کی نشاندہی پر کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی چند غلطیوں کی اصلاح ضروری ہے:

(الف) صفحہ ۲۴۹۔ سطر ۶۔ ۱۹۳۶ کے بجائے ۱۸۳۶ پڑھا جائے۔

(ب) صفحہ ۳۰۳۔ سطر ۱۲۔ ۱۹۰۱ء کے بجائے ۱۹۱۰ء پڑھا جائے۔

(ج) صفحہ ۳۰۳۔ سطر ۱۴۔ ۱۹۲۷ کے بجائے ۱۳۲۷ھ پڑھا جائے۔

(د) صفحہ ۳۱۲۔ سطر ۷۔ ۱۳۲۱ھ کے بجائے ۱۳۲۰ھ پڑھا جائے۔
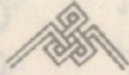
ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ کے خاص نمبر

جنوری	حمدِ باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول ﷺ (اول)
اپریل	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)
جون	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعتِ قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلادُ النبی ﷺ (اول)
نومبر	میلاد النبی ﷺ (دوم)
دسمبر	میلاد النبی ﷺ (سوم)

۱۹۸۹ کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراجُ النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلامِ ضیاء القادری (اول)
اگست	کلامِ ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درودو سلام (اول)
نومبر	درودو سلام (دوم)
دسمبر	درودو سلام (سوم)

۱۹۹۰ کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درودو سلام (چہارم)
اپریل	درودو سلام (پنجم)
مئی	درودو سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلادُ النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درودو سلام (ہفتم)
دسمبر	درودو سلام (ہشتم)

۱۹۹۱ کے خاص نمبر

جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۹۲ کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رُباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرتِ منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (اول)
دسمبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (دوم)

۱۹۹۳ کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	دائرۂ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (اول)
اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین (دوم)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۴ کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیوآ بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نورٌ علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

۱۹۹۵ کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی	خواتین کی نعت گوئی (اشاعتِ خصوصی)
اگست	نعت ہی نعت (پنجم)

کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں
مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شعار جس کا ثنائے رسولِ اکرم ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے

نعت سے محبت کرنے والی محترم
بہن زینت خاتون مرحومہ و مغفورہ
کے ایصالِ ثواب کے لیے

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ
مرحومہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

باٹا پور کالونی نمبر ۳
باٹا پور۔ لاہور۔

ماہنامہ "نعت" لاہور

کا آئندہ (نومبر ۱۹۹۵ کا) شمارہ

غیر مسلموں کی نعت گوئی

کے موضوع پر اشاعتِ خصوصی کی حیثیت سے شائع ہو گا

اس میں ۲۲۹ غیر مسلم شعرا کا نعتیہ کلام شامل ہے

گرانقدر تحقیق - ناقابلِ فراموش تذکرہ

صفحات چار سو بائیس (۴۲۲)

مشتہر حضرات ۵ - اکتوبر تک اشتہارات بھجوا دیں

اہم اعلان

یہ اشاعتِ خصوصی سادہ ڈاک سے نہیں بھیجی جائے گی- ازراہِ کرم ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں تاکہ یہ رجسٹرڈ ڈاک سے بحفاظت آپ تک پہنچ سکے